

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# اتِّبَاعِ رَسُولِ

يَا

رَحِمَتُهُ

## تَقْلِيدِ اِمَامِ ابُو حَنِيفَةَ

چند دلچسپ اور تحقیقی مکالمے

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مرتب:  
مولانا عبدالحسین سارسلانی

ناشر: فیض اللہ اکیڈمی

الفضل مارکیٹ، اُردو بازار - لاہور، فون: ۷۱۲۰۲۰۷



## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

اتِّبَاعِ رَسُولِ

تَقْلِيدِ إِمَامِ الْوَحِيفَةِ

چند دلچسپ اور تحقیقی مکالمے

مرتب:  
مولانا عبدالحجارسلفی

www.KitaboSunnat.com

ناشر: فیض اللہ اکیڈمی  
الفضل مارکیٹ، اُردو بازار۔ لاہور، فون: ۷۱۲۰۲۰۷

اتباع رسولؐ یا تعقیب! ام ابو حنیفہؒ	نام کتاب
مولانا محمد الجبار سلفی	مؤلف
محمد اشرف	ناشر
فیض اللہ اکیڈمی اردو بازار، لاہور	مکتبہ
نیراسہ پرنٹرز	مطبع
دوم	بار
۲۸ روپے	قیمت

## ☆☆☆ ملنے کے پتے ☆☆☆

- ☆ میاں انٹر پرائزز - اردو بازار، لاہور
- ☆ محمدی پرنٹنگ ایجنسی اینڈ کیٹ ہاؤس '۱۸ اردو بازار لاہور
- ☆ فاروقی کتب خانہ الفضل مارکیٹ ' اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ قدوسیہ ' غزنی سٹریٹ ' رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ☆ سجانی اکیڈمی ' حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ☆ نعمانی کتب خانہ ' حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ☆ فاران اکیڈمی ' قدانی سٹریٹ ' اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ اصلاح انسانیت ' قلعہ دیدار سکھ ' گوجرانوالہ
- ☆ مکتبہ الامجدیٹ ' امین پور بازار فیصل آباد
- ☆ مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ ' کورٹ روڈ کراچی
- ☆ مدینہ کتب گھر ' اردو بازار گوجرانوالہ

## فہرست مضامین

- ۳۲ چوتھا مکالمہ لبرل مقلدین کے ساتھ (شرک کیا ہے؟ اور کیا نہیں ہے)
- ۳۳ قتل اور استعانت میں فرق
- ۳۱ خلافت و ملوکیت پر لاجواب بحث
- ۳۴ پانچواں مکالمہ مابین اہل حدیث و رضائی ایصال ثواب یا غیر اللہ کی نیاز
- ۳۸ چھٹا مکالمہ مابین اہل حدیث اور نوری (دلچسپ بحث)
- ۵۴ دلچسپ اور لاجواب دعوت بھی دینی اور بہتان بھی دینی
- ۷۸ محمد اسلام قدوة السالکین امام ابن قیم الجوزیہ کی صاف صاف اور کھری کھری باتیں
- ۴ قلعہ اور مقلدین کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی سچی اور کھری باتیں
- ۸ مکالمہ مابین تبع الرسول و مقلد امام ابو حنیفہ (عقلی دلائل کے عقلی جوابات)
- ۱۳ دوسرا مکالمہ مابین تبع و مقلد (عقلی و نقلی دلائل کے مسکت جوابات)
- ۲۱ خلاف مذہب احادیث کے متعلق مقلدین کا ظالمانہ طور طریقہ
- ۲۵ مقلد فقہاء کے حیرتاک بلکہ شرمناک اجتہادات
- ۲۸ تیسرا مکالمہ مابین تبع و مقلد (مقلد برادران کے ہاتھوں انصاف کا خون)
- ۳۱ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کی منفرد کے متعلق بہترین خواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## برصغیر کے مسلمہ امام حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فرمودات

تسمیات الیہ ج ۱ ص ۱۰۹ میں ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سچی شہادت دیتا ہوں کہ اس شخص نے اللہ سے کفر کا ارتکاب کیا جس نے امرت کے کسی انسان (امام) کے متعلق جو صحیح یا غلط بھی کہہ سکا ہو یہ عقیدہ بنالیا کہ اللہ نے اس پر اس (امام) کی پیروی فرض کر دی ہے۔

اور یہ کہ اس پر واجب وہی ہے جو اس انسان (امام) نے واجب ٹھہرایا حالانکہ شریعت حقہ اس انسان (امام) سے کافی عرصہ پہلے ثابت ہو چکی ہے اور علماء کرام نے اسے ازبر (حفظ) کر لیا راویوں نے اسے بیان کر دیا اور فقہاء نے اس کی روشنی میں فتوے دے دیے۔

لوگوں نے علماء شریعت کی صرف اس بناء پر تقلید کی کہ وہ شریعت کے

امین ہیں۔

سواگر کوئی حدیث ثابت ہو جائے اور محدثین کرام اس کی صحت کی شہادت دے دیں اور امت کے طبقات اس پر عمل کرتے ہوں تو پھر بھی وہ

(مقلد) اس پر عمل نہ کرے صرف اس بنا پر کہ اس کے امام نے نہیں کہا تو یہ حد درجہ کی گمراہی ہے۔ تفصیلات الیہ ج ۱ ص ۲۱۲ میں فرماتے ہیں۔  
میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کچی شہادت دیتا ہوں کہ شریعت کے دو مرتبے ہیں۔

ایک یہ ہے کہ اصل فرائض بجالانا اور قطعی محرمات سے بچنا اور اسلام کے شعائر (امتیازات) قائم کرنا۔

یہ مرتبہ قریب و بعید کے عوام اور بادشاہوں اور امیروں مجاہدوں اور کسانوں، تاجروں اور مختلف پیشہ لوگوں، غلاموں اور آزاد مردوں پر لاگو ہوتا ہے اور یہ نہایت آسان اور صاف ہے اس میں سختی نہیں ہے۔

دوسرا مرتبہ جمال و کمال کا ہے اس میں فرائض کے علاوہ سنن، آداب، تورعات ہیں جو آنحضرت ﷺ اور ادا کل امت صحابہ کرام و تابعین سے مروی ہیں۔ جو کوئی اس مرتبے کو اپنائے گا وہ عابد محسن سنی ہو گا۔ ان دونوں مرتبوں کے درمیان بڑا فرق ہے اور اس کو ملحوظ نہ رکھنا بڑے خسارے اور جمالت کا باعث ہے۔

اس فرق کو ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے علماء کے درمیان بڑا اختلاف ہوا امور معاش سے تعلق رکھنے والے تاجروں، مجاہدوں، اور مزدوروں کو اصل فرائض پر اکتفا کرنا چاہیے۔

اور عابدوں، زاہدوں، کو مرتبہ کمال اپنانا چاہیے۔ اور کچھ لوگ درمیان درمیان ہیں۔

لہذا جو لوگ امور معیشت سے متعلق ہیں خاص طور پر غلام اور لونڈیاں کسان اور مزدور ان کو پہلے مرتبہ پر پابندی کا حکم دینا چاہیے اس سے زیادہ نہیں

ورنہ ان پر بارگراں ہوگا اور معاملہ ترک اور نفرت پر منتج ہوگا۔

سوائے لوگو تم صرف اس کی پیروی کرو جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی دعوت دے، نہ وہ اپنی طرف بلائے نہ اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف۔ تفہیمات الیہ ج ۱ ص ۳۰۹

میں اللہ ذوالجلال سے ڈر کر سچی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اس بات سے برتر اور عدل والا ہے وہ لوگوں کو قیامت تک شریعت پر عمل کرنے کا مکلف بنادے اور پھر اس پر ایسا پردہ ڈال دے کہ لوگ حق اور باطل کی تمیز ہی نہ کر سکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حق کو صاف صاف بیان کر دیا اور اسے روشن کر دیا ہے تاکہ ضدی اور متکبر کے علاوہ کوئی شخص بارگاہ الہی میں مردود نہ ہو جائے اس نے ایسی محکم کتاب نازل فرمائی جس میں لوگوں کی بت خلط طط نہیں ہو سکتی اور اسے تحریف کے شائبہ سے محفوظ کر دیا۔ اور اپنے رسول ﷺ کو اس کے احکام اور حکمتیں بیان کرنے کا حکم دیا اور اللہ نے اپنے رسول کی احادیث مبارکہ کی حفاظت کے لیے دیانت دار محدثین کو مقرر کر دیا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حق کو بیان کرنے میں اپنے آپ کو کھپا دیا اور حق کے ارد گرد حصار قائم کر دیا۔

تمہیں ان احادیث پر اعتماد اور عمل کرنا چاہیے جنہیں ثقہ راویوں نے صحیح اور حسن اسناد سے روایت کیا ہے سو جو کوئی صحیح احادیث کی مخالفت کرے گا وہ جاہل اور گمراہ ہے۔

تفہیمات الیہ ج ۲ ص ۱۳۱ میں فرماتے ہیں۔

جو کوئی انسان ائمہ دین میں سے کسی کا مقلد ہو اور اسے کوئی ایسی حدیث رسول ﷺ ملے جو کسی مسئلہ میں اس کے امام کے قول کے خلاف ہو تو

قول امام کی خاطر، حدیث رسول ترک کرنے میں اس کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا پھر ایسا کرنا مسلمانوں کی شان بھی نہیں۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس نفاق کا خطرہ ہے۔

ہم نے کتنے سارے ضعیف مسلمان دیکھے ہیں بلکہ ان میں سے ایسے بھی جو علماء صلحاء کے بہروپ میں ہیں، وہ بزرگوں کو من دون اللہ رب بنا لیتے ہیں اور یہودیوں و عیسائیوں کو طرح ان کی قبروں کو جائے عبادت بنا لیتے ہیں۔ اور ہر طبقہ میں تحریف عام ہو چکی ہیں۔ صوفیوں نے ایسے اقوال بیان کیے ہیں جو کتاب و سنت سے تعلق نہیں رکھتے اور فقہاء نے بھی ایسے بہت سے فتوے دیئے ہیں جن کی دلیل کا پتہ نہیں چل سکا۔

عام لوگ طاغوت کی پوجا کر رہے ہیں اور بزرگوں کی قبروں کو جائے عبادت و عرس بنا لیتے ہیں وہ اس معاملے میں گمراہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھے۔..... (آمین)

تفہیمات ج ۲ ص ۱۳۱ میں ہے۔

اور کافی سارے بیوقوف جو یونانی معقولات اور نحو و صرف اور معانی میں مشغولیت کی بنا پر اپنے آپ کو علماء سمجھتے ہیں۔ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ پڑھنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ وہ صرف فقہاء کے استحسانات اور ان کی تفریحات کی دلدل میں پھنسے رہتے ہیں۔

اور جب کبھی ان کو حدیث رسول ﷺ پہنچتی ہے تو اس پر عمل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا عمل فلاں (امام) کے مذہب پر ہے حدیث پر نہیں اور ہمارا امام، حدیث کو ہم سے زیادہ سمجھتا ہے۔ اس نے حدیث کو اس وجہ سے چھوڑا ہے کہ حدیث منسوخ ہوگی یا مرجوح

اور یہ قول اور فعل دین میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ (مقلدو) اگر تم اپنے نبی پر ایمان لائے ہو تو اس کی پیروی کرو اس کی حدیث خواہ تمہارے مذہب کے مخالف ہو یا موافق۔

اولاً مسلمان پر واجب ہے کہ کتاب و سنت میں مشغول رہے اگر دونوں کو سمجھنا آسان ہے تو سبحان اللہ ورنہ علماء سلف کی فہم سے استفادہ کرے۔ جو حق اور درست اور سنت کے موافق ہو اسے اپنالے۔ اور (دماغ سوز) یونانی معقولات سے اتنا تعلق رکھے کہ وہ آلہ ہیں مقصود نہیں۔  
”وما توفیقی الا باللہ“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تابع الرسول ﷺ: السلام علیکم جناب

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ سانیۃ مزاج کیسے ہیں

تابع الرسول ﷺ: الحمد للہ ٹھیک ہیں اللہ کی مجھ پر ان گنت نعمتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کا بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اور سناؤ آج کل کیسی گزر رہی ہے

تابع الرسول ﷺ: مغلہ تعالیٰ اچھی گزر رہی ہے اللہ نے ایمان بخشا عقیدہ توحید عطا فرمایا سچا اور کھرا مسلک کتاب و سنت عطا فرمایا اور

تقلید شخصی سے بچایا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: یا یہ آپ نے عجیب بات کی بھلا تقلید کوئی خلاف سنت ہے؟ خود قرآن و حدیث میں آتا ہے کہ تقلید کرو تقلید کرو گے

تو صحیح راستے پر رہو گے

تابع الرسول ﷺ: بس حضرت میں بھی آپ سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ مہربانی فرما کر بتائیں کہ آپ کس امام کے مقلد ہیں اور آپ نے ان

کی تقلید کسی دلیل سے اختیار کی ہے یا بلا دلیل؟

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں اور ان کی تقلید کے میرے پاس بہت سے دلائل ہیں اور ان دلائل کو دیکھ

کر میں ان کا مقلد بنا ہوں

تابع الرسول ﷺ: حضرت آپ عجیب آدمی ہیں تقلید کا معنی تو ہے قبول قول

الغیر بلا دلیل اور آپ فرما رہے ہیں کہ میں دلائل دیکھ کر مقلد بنا ہوں اگر آپ واقعی دلائل دیکھ کر مقلد بنے پھر تو آپ مقلد نہ ہوئے کیونکہ مقلد میں اہلیت ہی نہیں کہ وہ دلیل دیکھ سکے اگر دلیل دیکھ لی تو تقلید باطل ہو گئی کیونکہ تحقیق اور تقلید - آگ اور پانی روشنی اور اندھیرا شے اور اس کی ضد جمع نہیں ہو سکتی - ذرا کتب اصول فقہ اٹھا کر دیکھو ان میں تقلید کی تعریف کیا ہے؟

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ہاں جناب مجھے یاد آ گیا ہے کہ تقلید کا لفظی معنی تو ہار یا پیٹہ ہے جو جانور کے گلے میں ڈالا جاتا ہے اصطلاحی معنی ہے قبول قول الغیر بلا دلیل بس میں بھی بلا دلیل امام صاحب کا مقلد ہوں

مجمع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت اگر آپ جیسے مقلد کو کسی عدالت کا قاضی بنا دیا جائے تو پھر آپ دلیل اور ثبوت کے بغیر ملزم کو سزا کیسے دے سکیں گے اور بغیر دلیل کے کسی پر حد جاری کرنا کسی کی گردن کاٹنے کا حکم دینا یا کسی کا ہاتھ کاٹنا یا کسی عورت کو دوسرے کے لیے حلال قرار دینا یا کسی کے مال کو تباہ کرنے کا حکم دینا آپ کے لیے کیسے جائز ہو گا؟ کیونکہ آپ مقلد جو ہوئے اور مقلد صرف قول امام دیکھتا ہے قرآن و حدیث کو سمجھ نہیں سکتا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب میں قرآن و سنت کو نہیں سمجھتا اور مجھ میں قرآن کے فقہی احکام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں ہے لیکن میں جس امام کا

مقلد ہوں وہ بغیر دلیل کے کس طرح فتویٰ دے سکتا ہے اور جب میرا امام اس معاملے میں حق پر ہو گا تو میں بھی حق پر ہوں گا گو میرے پاس اپنے حق پر ہونے کی دلیل نہیں

جمع الرسول ﷺ: محترم جب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید آپ کے لیے اس بنا پر جائز ہوئی کہ ان کے پاس کوئی دلیل ہوگی تو پھر آپ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد کی تقلید کیوں نہ کی؟ کیونکہ وہاں بھی تو یہی احتمال ہے

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: ہاں جناب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے استاد کو دلائل کا علم نہ ہو اتنے بڑے امام کا استاد ہونا کوئی معمولی بات ہے

جمع الرسول ﷺ: تو حضرت آپ پھر اپنے امام کے استاد تقلید کیوں نہیں کرتے اس لحاظ سے تو ان کے مرتبے کی بنا پر ان کی تقلید امام ابو حنیفہ سے افضل ہوئی اگر امام ابو حنیفہ کے استاد کی تقلید افضل ہے تو پھر صحابہ کی تقلید اس سے بھی افضل ہوئی بلکہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ ایک زینہ اور چڑھو اور براہ راست رسول اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو تاکہ ائمہ کے اختلافی جھگڑوں سے جان چھوٹ جائے

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: نہیں جناب آپ کو میری بات سے غلط فہمی ہوئی بات دراصل یوں ہے کہ ہمارا امام اپنے استاد سے زیادہ علم رکھتا ہے ہو سکتا ہے کہ میرے امام کے استاد کو وہ دلیل معلوم نہ ہو جو میرے امام معلوم ہو اور ایسا بار بار ہوتا ہے

مبع الرسول ﷺ: تو حضرت پھر اپنے امام کے متعلق بھی یہ نہ کہو ورنہ تمہارے دونوں قول ایک دوسرے کے خلاف ہو جائیں گے یہ بھی ہو سکتا کہ تمہارے امام کو وہ دلیل معلوم نہ ہو جو تمہارے امام کے استاد کو معلوم ہو اس لیے اس خوش عقیدگی کو امام پر بند کرنے کا کیا مطلب؟ حالانکہ امام کا استاد امام سے زیادہ پڑھا ہوا ہے اور صحابہ کا شاگرد ہونے کی وجہ سے اس کا درجہ بھی بلند ہے اور رتبہ بھی بڑھ ہے پس ایسے کی نہ ماننا اور اس سے کم درجہ والے کی ماننا تو اپنی عقل کا جنازہ نکالنا ہے

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب میری بات پوری طرح سمجھو نا اگرچہ ہمارا امام اپنے استاد سے چھوٹا ہے لیکن اس کے پاس اپنا علم بھی ہے اور استاد کا بھی اس لحاظ سے وہ دوسرے علم کا مالک ہے لہذا فقہی مسائل میں جو فتویٰ دے گا علم کے سمندر میں غوطہ لگا کر دے گا اور سوچ سمجھ کر صحیح فتویٰ دے گا

مبع الرسول ﷺ: تو محترم جناب اس اصول سے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد بھی بڑھ گئے لہذا ان کی تقلید افضل ہوئی اور حنفی کہلانے کی بجائے یعقوبی یا یوسفی کہلانا زیادہ مناسب ٹھہرا کیونکہ انہوں نے امام صاحب کا سارا علم بھی سمیٹ لیا یہی حال ان کے شاگردوں کا ہو گا کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگردوں سے بھی افضل ہوئے کیونکہ ان کے پاس امام کا سارا اور شاگردوں کا سارا علم ہو گا اور اس کا اپنا بھی علم ہو گا تو تجھے چاہئے کہ امام

صاحب کی بجائے ان کے شاگردوں کے شاگرد کی تقلید کرے بلکہ ان کی بجائے آپکو امام ہونا چاہیے کیونکہ جناب کے پاس تمام فقہائے حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کا علم بھی ہو گا اور ان کی کتابوں کا ذخیرہ جتنا آپ کے پاس ہے اتنا انہیں کہاں نصیب اور آپ کا اپنا علم بھی ہو گا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب آپ تو مجھے ہر طرف سے گھیرتے چلے آ رہے ہیں اور میرے پاس آئیں بائیں شائیں کے سوا ان کا جواب نہیں لہذا میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی براہ راست اتباع رسول عطا فرمائے اور حنفی شافعی مالکی قادری رفاہی جیسی پگڈنڈیوں سے ہٹا کر صراط مستقیم یعنی محمدی راستے پر چلائے۔ آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

تمج الرسول ﷺ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرمائیے جناب کیا حال ہے

تمج الرسول ﷺ: الحمد للہ اللہ کا بڑا احسان ہے آج آپ سے ایک مسئلے پر گفتگو

کرنا چاہتا ہوں

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ: بڑی خوشی سے البتہ ہماری گفتگو خوشگوار ماحول میں ہونی

چاہیے تعصب نہیں ہونا چاہیے

تمج الرسول ﷺ: محترم اس معاملے میں ہم بڑے فراخ دل واقع ہوئے کیونکہ

ہماری ہادی اعظم نے ہمیں ہر ایک کا احترام کرنے کی تلقین

کی ہے اور پھر ہم مسلمان بھائی ہیں تو ہم کیونکر تعصب کر

سکتے ہیں البتہ حق چونکہ کاٹ دار ہوتا ہے اس لیے تلخ معلوم

ہوتا ہے لیکن در حقیقت وہ شیریں ہوتا ہے جیسا کہ

تندرست احباب جانتے ہیں کہ حلوہ میٹھا ہے لیکن بیمار کو

کڑوا معلوم ہوتا ہے اس لیے تکلیف اٹھا کر بھی حق تلاش

کرنا چاہیے

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ: فرمائیے جناب

تمج الرسول: حضرت یہ تو بتائیے کہ آپ نے صحابہ کرام تابعین عظام اور

ائمہ دین کی روش سے ہٹ کر تقلید کیوں اپنائی

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ: اس لیے کہ ہمیں کتاب اللہ کی تفسیر اور تاویل معلوم نہیں

اور حدیث رسول تک ہمارا احاطہ نہیں اور ہم ان کے صحیح مفہوم تک پہنچ بھی نہیں پاتے اس لیے ہم نے ایک بڑے عالم کی تقلید اپنائی ہے

تمیج الرسول ﷺ: حضرت اگر کتاب الہی کی تفسیر اور حدیث کے مفہوم پر علماء دین کا اجماع ہو گیا ہو تو ٹھیک ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ آئمہ دین میں تو خود ہی اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کچھ فرماتے ہیں امام شافعی کچھ فرماتے ہیں اس طرح جتنے امام ہیں اتنے مذاہب ایک ہی مسئلے میں کئی طرح کے ان میں اختلاف ہیں اور اختلاف کرنے والے سب عالم اور امام ہیں مجتمع بھی ہیں اور محدث بھی پھر آپ نے ایک کی کیسے مان لی اور دوسروں کی کیوں مسترد کر دی؟

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: اس اعتماد پر کہ ہمارا امام صحیح اور درست کہتا ہے تمیج الرسول ﷺ: حضرت آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی کتاب اللہ سے یا سنت رسول اللہ سے یا اجماع امت سے؟ مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: ہمیں یہ سب کچھ کتاب الہی کے مطالعے اور احادیث میں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے

تمیج الرسول ﷺ: جناب نے یہ بات کہہ کر خود ہی تقلید کی شیشے کی عمارت پر پتھر مار کر اسے پاش پاش کر دیا کیونکہ تحقیق تقلید کی ضد ہے اب مہربانی فرما کر وہ آستین اور حدیثیں اور اجماع دکھائیں تاکہ ہمیں بھی ان سے آگاہی ہو سکے

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: جناب آپ کے سوال کا جواب کافی وقت

کا متقاضی ہے لیکن میں ایک واضح دلیل کتاب اللہ سے پیش کرتا ہوں قرآن میں ہے ”فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ بس اس جیسے دیگر دلائل کے تحت میں مقلد بنا ہوں

مجمع الرسول ﷺ: جناب اهل الذکر سے مراد امام حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں یا امام شافعی رضی اللہ عنہ امام مالک رضی اللہ عنہ مراد ہیں یا امام احمد اگر اس آیت سے مراد یہی ہیں جن کی تقلید کی جاتی ہے تو صحابہ کرام خلفائے راشدین تابعین عظام اهل الذکر کیوں نہیں ہو سکتے اور ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی کیا تین صد صحابہ سے ملاقات کرنے والے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ امام زہری رضی اللہ عنہ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ان چاروں ائمہ سے کوئی کم درجہ کے انسان تھے

مقلد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ: محترم یہ بات نہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اب سب سے بڑھے ہوئے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے امام کا درجہ علم ہم سے زیادہ ہے

مجمع الرسول ﷺ: حضرت علم میں تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان ہم سے بڑے ہوئے ہیں پھر آپ نے صرف ایک کی تقلید کیوں اختیار کی

مقلد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ: جناب من اس لیے کہ وہ خیر القرون میں ایک بہت بڑا امام گزرا ہے جس کی شہادت بڑے بڑے علما دین نے دی ہے

تابع الرسول ﷺ: محترم ذرا غور فرمائیے کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی بڑھا ہوا ہے ان کے نام پر تو صدیقی فاروقی اور عثمانی مذہب بن نہیں سکتا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر کس وحی الہی سے مذہب بن سکتا ہے

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب میں بعض صحابہ کی تقلید بھی کرتا ہوں تابع الرسول ﷺ: حضرت آپ کی یہ بات تقلید شخصی کے خلاف ہے پھر آپ کس کی تقلید کرتے ہیں اور کسے چھوڑتے ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ جس امام کے قول کو اپنے امام کے مقابلے میں ترک کر رہے ہیں وہ آپ کے امام سے زیادہ فقیہ اور عالم ہو اور حق کے قریب ہو اور اس بات کا اعتراف دور حاضر کے مشہور حنفی عالم دین مولانا انور شاہ کشمیری نے کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ساری عمر ضیفیت کو برحق ثابت کرنے پر ضائع کر دی۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے جس کا رد کیا ہے وہ حق پر ہو اور ہم ناحق پر (مفصل بیان وحدت امت میں پڑھو)

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ہم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس لیے مقلد ہیں کہ وہ ان سے بزرگی میں بڑھے ہوئے ہیں

تابع الرسول ﷺ: جناب یہ کہاں کا اصول ہے کہ بزرگی کو مد نظر رکھ کر سچا سمجھا جائے اور مفضل خواہ کتنا ہی سچا کیوں نہ ہو اسے جھوٹا کر کے چھوڑ دیا جائے کسی فتویٰ اور قول کی صحت تو دلیل پر موقوف ہے نہ کہ شخصیت پر امام مالک فرماتے ہیں کہ ہر

فضیلت والے کی اتباع ضروری نہیں کیونکہ رب العزت کا فرمان ہے الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔ یعنی بھلے لوگ وہ ہیں جو بات سن کر اچھائی کی پیروی کرتے ہیں

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب ہم کم علم ہیں اور تقلید کے بغیر چارہ نہیں اس لیے ہم تقلید کرتے ہیں تاکہ ہم شریعت پر عمل پیرا بھی رہیں اور ذمہ داری سے بھی بچیں

قیع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: دیکھئے حضرت کسی کم علم اور بے علم کو کسی مسئلہ کی ضرورت پڑ جائے تو بے شک اس کے لیے یہی راستہ ہے کہ عالم ربانی سے دلیل کے ساتھ مسئلہ پوچھے تاہم کسی سے پوچھ کر قبلہ کی طرف منہ لڑیتا ہے کیونکہ اس کی طاقت اس سے زیادہ نہیں لیکن کیا اندھے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کو قبلہ بتاتا پھرے اس طرح کیا آپ کو حق پہنچتا ہے کہ آپ تھلیدی مسئلہ دوسروں سے منواتے پھر اس اور فتویٰ بازی کرتے رہیں کہ فلاں حلالہ کرائے اور فلاں روزہ کا کفارہ ادا کرے فلاں کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔

جب آپ کم علم یا جاہل ہیں۔ دلیل کا آپ کو پتہ نہیں آپ جس امام کا قول لیتے ہیں آپ کا ریکارڈ بیان ہے کہ وہ غلطی بھی کر سکتا ہے اور اس کا مخالف حق اور سچ پر بھی ہو سکتا ہے تو آپ کیوں آیات اور احادیث کا غیر محل استعمال کر کے امن و امان کا مسئلہ پیدا کر دیتے ہیں اور مختلف اماموں کی تھلید کر کے کیوں لڑتے جھگڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے امام کو برا کہتے ہیں

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب سارے لوگ تو عالم نہیں ہو سکتے اور نہ ہر جگہ عالم موجود ہوتے ہیں تو جب کسی علاقے میں عالم موجود نہ ہو تو کیا کوئی عام آدمی سنا سنایا مسئلہ بھی نہیں بتا سکتا تاکہ کچھ نہ ہونے سے کچھ تو ہو جائے

مربع الرسول ﷺ: دیکھیے حضرت اگر واقعی کوئی مجبوری ہو تو وضو کی بجائے تیمم جائز ہے کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز جائز ہے لیکن اگر پانی موجود ہو تو تیمم چہ معنی دارد۔ صحت کاملہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنا چہ معنی دارد اسی طرح جب قرآن اور حدیث سے مسئلہ کی وضاحت موجود ہے تو فقہ میں ٹانگ ٹوئیاں مارنے کا کیا مطلب؟

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب ہر آدمی تو قرآن اور حدیث سے مسائل استنباط نہیں کر سکتا کیا قرآن و حدیث کو سمجھنا بچوں کا کھیل ہے اس لیے علماء کی تحقیق کو مانے بغیر چارہ نہیں ہے

مربع الرسول ﷺ: جان من جو آدمی فقہ کی مشکل ترین بحثیں حل کر سکتا ہے اور صحیح حدیث کو قول امام کی خاطر ٹھکرانے کے لیے کئی ورقے سیاہ کر سکتا ہے کیا وہ قرآن و حدیث کے سیدھے سلوے مسئلہ کو تسلیم نہیں کر سکتا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب آخر امام بھی کوئی معمولی آدمی نہیں ہوتا کہ اس کی بات کو محض کسی مولوی کے حدیث دکھانے یا اس کے آیت پڑھ دینے سے رد کر دیا جائے اور کچھ نہ سہی تو آج کل کے علماء سے تو وہ زیادہ عالم تھا آخر وہ بھی تو کسی دلیل کو دیکھ کر

ہی فتویٰ دیتا تھا

متع الرسول ﷺ: حضرت مجھے یہ بات تسلیم نہیں کیونکہ مولوی آلراپنی رائے کے مطابق حدیث دکھائے تو شک کیا جاسکتا ہے لیکن اگر وہ صحیح مسئلہ ثابت کرنے کے لیے وہ حدیث پیش کرتا ہے جسے امام شافعی یا امام مالک یا امام داود یا امام احمد پیش کر چکے ہوں تو اس میں مولوی کا کیا قصور اگر آپ کے امام کے پاس کوئی دلیل ہو سکتی ہے تو دوسرے آئمہ نعوذ باللہ محض شوق پورا کرنے کے لے بلا دلیل فتویٰ دیتے تھے

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: جناب میں کوئی اکیلا تو تقلید نہیں کرتا دنیا کے اکثر مسلمان تقلید کر رہے ہیں تو کیا وہ سب بھٹکے ہوئے ہیں اور آپ چند لوگ راہ راست پر ہیں

متع الرسول ﷺ: حضرت دین میں بھیڑ چال نہیں ہے کہ جدھر اکثریت ہو ان کی درست دین کی بنیاد ٹھوس دلائل پر ہے نہ کہ افراد پر حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق کو لازم پکڑو اگرچہ مخلوق اس سے ورے ورے ہی ہو اور مخلوق کو حق کے بغیر سچ پر نہ سمجھو اگر اکثریت پہ ہی اصرار ہے تو بتاؤ خیر القرون میں کس امام کی تقلید ہوئی تھی

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: جناب ہم تقلید اس لیے کرتے ہیں کہ ہمارا امام ہم سے زیادہ قرآن و حدیث کو جانتا تھا بلکہ وہ اپنے وقت کے علماء سے بھی زیادہ عالم تھا

متع الرسول ﷺ: جناب جب آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ امام ابو

حفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے امام معلوم ہوتے ہیں کیونکہ جب ان کے شاگردوں کی کتب فقہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ اپنے قیاسات اور فتوؤں کے حق میں اپنے امام سے کچھ نہ ملنے پر ان کی مخالفت کر لیتے ہیں بلکہ دو تہائی مسائل میں مختلف ہیں جبکہ مقلد علماء ہر حال میں ان کو سچا ثابت کرنے کے لیے اتنا زور لگاتے ہیں کہ جتنا ان کے وہم و گمان میں نہ تھا گویا مدعی ست گواہ چست والا معاملہ ہے حالانکہ امام صاحب فرما گئے ہیں کہ جب میرا قول حدیث کے خلاف نکلے تو اسے دیوار پر دے مارو ایک امام صاحب فرما گئے ہیں کہ اگر میرا فتویٰ کتب و سنت سے ٹکراتا ہو تو میں اپنی زندگی اور موت کے بعد بھی اس سے رجوع کرتا ہوں لیکن مقلدین کا حال ہے کہ وہ ان کی ہدایت کے برعکس آیات و احادیث کو توڑ مروڑ کر انہیں سچا ثابت کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں

حضرت میں بڑے ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ از روئے ایمان بتاؤ کیا اس سے بدتر جمالت اور قرآن و سنت کی مخالفت کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف قرآن و حدیث اور دوسرے طرف قول امام ہے جس کی دلیل ہی نہیں اگر ہے تو نہایت کمزور جس کو عقل و نقل تسلیم نہیں کرتے پھر بھی اس پر ایمان اور قرآن و حدیث کی قطعی دلیل کا یہ جواب کہ ہمارا امام ہم سے اور تم سے قرآن و حدیث کو زیادہ جانتا تھا قسم اٹھا کر ذرا خدا لگتی کہو کیا آپ کا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید مظلوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سید حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت فقہائے سجدہ سے بھی زیادہ قرآن و حدیث کو جانتا تھا حضرت خدا کا خوف کیجیے اتقولہ: علی اللہ ما لا تعلمون  
 سنئے ایک موقوف اور مروع حدیث میں ہے کہ جو شخص خود علم نہ رکھتا ہو اور فتویٰ دے تو گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جو جانتا بھی ہے کہ دلیل کے لحاظ سے فلاں کا مذہب قوی ہے لیکن پھر بھی تقلید کی بنا پر اپنے امام کے کمزور مذہب پر فتویٰ دیتا ہے

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب آپ بھی تو تقلید کرتے ہیں جب کوئی امام یا محدث کسی حدیث کو ضعیف یا صحیح کہتا ہے تو آپ اسے مان لیتے

ہیں

مجمع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت ہم اتباع کرتے تقلید نہیں کرتے اتباع اور تقلید کو ایک جانتا جمالت ہے اتباع یہ ہے کہ اپنے سے بڑے عالم کی بات کو دلیل سے مان کر اس پر عمل کرنا اور تقلید یہ ہے کہ کسی امتی کی بات کو بغیر دلیل کے مان لیتا اور اس پر عمل کرنا۔ حضرت آپ سے زیادہ اور کون اس حقیقت سے باخبر ہو گا کہ مقلد مسلمان اپنے امام کے مذہب کو پتھر پر لیکر سمجھنے کے بعد جانبداری سے قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرے گا جہاں اپنے مذہب کے موافق احادیث دیکھے گا واہ واہ کراٹھے گا اور جہاں کہیں کسی صحیح حدیث کو اپنے امام کے قول کے خلاف پائے گا تو غیظ و غضب میں مبتلا ہو کر محدثین کو کو سے گا اور صحیح حدیث کو رد کرنے کے لیے اوجھے ہتھکنڈے استعمال کرے گا بلکہ بعض دفعہ تو پارہ اتنا چڑھ جاتا ہے کہ تحریف

معنوی سے بڑھ کر تحریف لفظی سے بھی باز نہ آئے گا جیسا کہ ایضاح الادلتہ میں قرآن کریم پر اور ابوداؤد میں رکعات تراویح پر اور مصنف ابن ابی شیبہ میں نماز میں ہاتھ باندھنے کے باب پر ہاتھ دیکھا چکا ہے جبکہ قبیع الرسول ﷺ مسلمان دل کی صفائی سے قرآن کریم اور احادیث رسول کا مطالعہ کرے گا پھر ان کی تشریح کے لیے خلفائے راشدین صحابہ کرام اور تابعین عظام ائمہ دین کے اقوال دیکھے گا اسے جس صحابی یا تابعی اور امام کا قول دلائل کے لحاظ سے قوی معلوم ہو گا اسے اپنالے گا خواہ وہ امام حسن بصری رحمہ اللہ کا ہو یا سعید بن مسیب کا یا قاسم بن محمد کا ہو یا عروہ بن زبیر کا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہو یا امام شافعی کا امام مالک کا ہو یا امام احمد کا وہ اسے صدق دل سے قبول کرے گا کیونکہ سب اس کی آنکھوں کے تارے ہیں لیکن ترجیح اسے دے گا جو اپنے موقف کے حق میں ٹھوس دلائل پیش کرے گا

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: جناب میں آپ کے اس موقف سے اتفاق نہیں کرتا ہمارے مقلدین علماء ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ان پر دین اسلام کی نشر و اشاعت کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہوں نے بڑے بڑے دارالعلوم قائم کیے ہیں اور کتب حدیث کی شروحات لکھی ہیں حتیٰ کہ اہل حدیث کے مدارس میں پڑھائی جانے والی کتب احادیث کے حواشی بھی ہمارے علماء مقلدین کے لکھے ہوئے ہیں تو کیا یہ سب کے سب جانب دار

تھے اور احادیث رسول کے منکر تھے؟

مجمع الرسول ﷺ: حضرت میں نہ مانوں گا تو کوئی علاج نہیں لیکن جو بات آپ باور کرانا چاہتے ہیں کاش کہ امر واقعہ بھی ایسا ہوتا لیکن ان شروحات اور حواشی کا مقصد بڑی حد تک اپنے مذہب کے خلاف پائی جانے والی احادیث رسول کی تردید یا تاویل کرنا ہے مثلاً بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے اب مقلد کا مذہب یہ ہے کہ نہ پڑھے

اب مقلد عالم اس حدیث کی شرح کے نام پر چھ سات صفحے سیاہ کر کے خلاصہ یہ پیش کرتا ہے کہ اس وقت دو رکعت نہیں پڑھنی چاہئے اور ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں آپ مولانا انور شاہ کا اعتراف تو پڑھ چکے ہیں اب اپنے حکیم الامت اور متجر علامہ اشرف علی تھانوی کا پر اسرار اضطرابی سوال بھی پڑھے جو انہوں نے مولانا رشید احمد گنگوہی کی طرف جواب کی غرض سے ارسال کیا تھا فرماتے ہیں۔

اکثر مقلدین عوام بلکہ خواص (مقلد علماء) تقلید پر اس قدر جامد (پختہ) ہوتے ہیں کہ اگر قول مجتہد (امام) کے برخلاف کوئی آیت یا حدیث کان میں پڑتی ہے اور ان کے قلب میں انشراح و انبساط نہیں رہتا بلکہ اول استکار قلب میں پیدا ہوتا ہے پھر تاویل کی فکر ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بعید ہو خواہ

دوسری دلیل قوی اس کے معارض ہو بلکہ مجتہد (امام) کی دلیل اس مسئلہ میں بجز قیاس کے کچھ بھی نہ بلکہ اپنے دل میں اسی تاویل کی وقعت بھی نہ ہو مگر نصرت مذہب کے لیے تاویل ضروری سمجھتے ہیں دل نہیں مانتا کہ قول مجتہد کو چھوڑ کر حدیث صحیح صریح پر عمل کریں (تذکرہ الرشید ج ۱ صفحہ ۱۳۱)

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب یہ آپ نے عجیب انکشاف کیا میں تو واقعتاً یہی سمجھتا تھا کہ ہمارے علماء یہ سب کچھ خدمت عین کر رہے ہیں لیکن مولانا اشرف علی تھانوی کے اس اعتراف سے تو یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ سب کچھ نصرت حنفیت کے لیے ہوا ہے اور ہو رہا ہے اچھا جناب چند مثالیں پیش کر سکتے ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ واقعتاً ہمارے علماء مقلدین ایسا کرتے ہیں؟

مجمع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت مثالیں تو سینکڑوں مل سکتی ہیں لیکن میں دو چار عرض کیے دیتا ہوں سنئے۔

اس مسئلے پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ ذمی کفار دارالاسلام میں جزیہ ادا کرتے رہیں تو ان کا خون اور مال مسلمانوں پر حرام ہے لیکن اگر وہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں تو علماء اسلام کے نزدیک ان کا ذمہ ٹوٹ گیا اور ان کا خون اور مال مسلمانوں پر حلال ہو گیا اس سے برعکس حنفی فقہاء کا فتویٰ ہے کہ خواہ وہ کچھ بھی کرے جب تک جزیہ دیتا رہے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا جب حنفی فقہاء دلائل کے سامنے

نہ ٹھہر سکے تو تقلید کا سارا لیا اور کہا نعم نفس المومن  
تمیل الی مذهب المخالف فی مسئلۃ سب  
النبی لکن اتباعنا لمذهب واجب  
الجر الرائق جلد نمبر ۵ کہ ہاں مومن کا دل تو سب النبی  
ﷺ کے مسئلے میں مخالف کی طرف جھکتا ہے لیکن ہم پر اپنے  
مذہب کی پابندی لازم ہے

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: استغفر اللہ گویا انہوں نے سید المرسلین محبوب رب العالمین

محمد رسول اللہ ﷺ کی حرمت کو تقلید پر قربان کر دیا

تابع الرسول ﷺ: جناب یہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں لیکن ہمارا دل تو ایسی فقہ پر  
خون کے آنسو رو رہا ہے حالانکہ ہمارا تو ایمان ہے کہ ایسے  
ہزاروں مذہب پیارے رسول ﷺ کی جوتی کی نوک پر قربان  
جزیے کا دینار تو کیا چیز اگر دنیا و مافیہا بھی دیتے ہوں تو ایسوں  
کی زبان گدی سے کھینچ کر کتوں کے آگے ڈال دی جائے گی  
مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: ہاں جناب ایسے دریدہ وھنوں کا یہی حشر ہونا چاہیے اچھا  
جناب اسی طرح فقہ کے مزید مخفی گوشوں کی نقاب کشائی  
کریں گے؟

تابع الرسول ﷺ: ہاں جناب میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے آپ سن کر حیران  
رہ جائیں گے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے تو یہ فرمایا  
ہے البیعان بالخیار ما لم یفرقا ثم مذی کتاب  
البیوع کہ دونوں بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہو جائیں  
انہیں بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے لیکن حنفی علماء کرام کہتے ہیں کہ

حق اور انصاف یہ ہے کہ اس سلسلہ میں امام شافعی کا موقف درست ہے لیکن ہم مقلد ہیں ہم پر تمام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے (ترمذی ص ۳۶) گویا تقلید امام واجب ہوئی اور حدیث کو کورا سا جواب مل گیا۔

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ہاں جناب یہ بات میں نے پہلے بھی کسی سے سنی تھی  
 متبع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی غور کیا تھا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کس وحی سے واجب ہے؟

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب غور کس طرح کرتے ہیں تو آپ کے سائے سے بھی بھاگتے تھے آج پہلی دفعہ آپ سے پالا پڑا ہے اور آپ نے ہمارے غبارے سے ہوا نکال دی

متبع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جناب اور سنئے حدیث میں ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا صلى الرجل وليس بين يديه كاخرة الرجل او كواسطته الرجل قطع صلواته الكلب الاسود والمرأة والحصار (الحديث) ترمذی ج ۱ ص ۷۹

کہ جب آدمی نماز پڑھے اور اس کے آگے پلان کی لکڑی، جتنی اونچی کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو سیاہ کتا عورت اور گدھا باطل کر دیں گے اب اس کے برعکس احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ سنئے وہ اپنے فتاویٰ رصویہ ج ۱ ص ۶۷ میں اپنے فقہاء کے ارشادات کو سند بنا کر فتویٰ صادر کرتے ہیں

اگر عورت کو طلاق رجعی دی تھی ہنوز عدت نہ گزری

تھی یہ نماز میں تھا کہ عورت کی فرج داخل پر نظر پڑ گئی اور شہوت پیدا ہوئی رجعت ہو گئی اور نماز میں فساد نہ آیا اور اگر قصداً بھی ایسا کرے تو مکروہ ضرور ہے مگر نماز فاسد نہیں آگے فرماتے ہیں اور منکوحہ کی بھی تخصیص نہیں زن بیگانہ کا بھی یہی حکم ہے یہاں بجائے رجعت کے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۷ اور طرفہ یہ ہے کہ نماز میں قرآن کی آیت مبارکہ پر نظر پڑنے اور اسے پڑھ لینے سے حنفی فقہاء کے نزدیک نماز باطل ہو جاتی ہے (بہار شریعت)

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: لاحول ولا قوتہ الا باللہ کیسی لجزیات ہے قرآن کی آیت دیکھ کر پڑھ لینے سے تو نماز باطل ہو اور عورت کی فرج داخل پر نظر ڈالنے اور شہوت بھڑکنے پر صحیح ہو عجیب و غریب فتویٰ ہے

مجمع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنئے قرآن میں ہے والسارق والسارقة فاقطعوا ايديها جزاء بما كسبا نكالا من الله والله عزيز حكيم (مائدہ) کہ چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو

لیکن حنفی فقہاء کا فتویٰ ہے کہ واذا نكح البیت فدخل واخذ المال وناولہ آخر خارج البیت فلا قطع علیہما ہدایہ اولین ص ۵۴۵ باب السرقة

جب ایک چور کسی کے گھر میں نقب لگا کر مال ہتھالے اور اس مال کو گھر کے باہر کھڑا ہوا چور پکڑ کر لے جائے تو دونوں

کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے آگے فرماتے ہیں وکذا لکھ  
ان حملہ علی حمار فساقہ و اخرجه ہدایتہ  
اولین ص ۵۴۶ اور اسی طرح اگر وہ چوری کے مال کو گدھے  
پر لاد لے اور اسے ہانک کر گھر سے باہر لے آئے تو بھی اس کا  
ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: تو کیا پھر گدھے کا پاؤں کاٹا جائے گا؟

مجمع الرسول یہ سوال اپنے فقہاء سے کیجیے جنہوں نے یہ فتویٰ صادر کیا  
ہے اور سنئے فرماتے ہیں

واذا ادعی السارق ان العین المسروقة ملکہ  
سقط القطع وان لم یقم بینه (ہدایتہ اولین  
ص ۵۵۱)

اور جب چور چوری کے مال سے سیت پکڑا گیا ہو دعویٰ کرے کہ  
یہ مال میری ملکیت ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ وہ  
اپنے دعویٰ ثابت بھی نہ پیش کر سکے۔

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب میں یہ سوالات اپنے علماء سے کروں گا اگر وہ ان کا  
جواب قرآن و سنت سے نہ دے سکے تو میں تقلید کو خیر یاد  
کہہ کر قرآن و سنت کو سینے سے لگا لوں گا۔ ان شاء اللہ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک خواب

امام ابو عمر بن عبد البر اپنی کتاب جامع فضل العلم میں تحریر فرماتے

ہیں کہ امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ خدا نے کیا کیا؟

فرمایا: ”مجھے بخش دیا۔“

پوچھا: ”علم کی وجہ سے“

فرمایا: ”افسوس فتوے تو فتویٰ دینے والوں پر بہت مضر ہیں۔“

پوچھا: ”پھر کیسے؟“

فرمایا: ”لوگوں کے میرے بارے میں وہ وہ باتیں کہنے سے جن سے میں اللہ کے علم میں بری ہوں (اعلام الموقعین، جلد اول)

الحمد للہ امام صاحب کے متعلق ہمارا حسن ظن بھی یہی ہے کہ یقیناً انہوں نے وہ تمام باتیں نہیں کہیں جو فقہ حنفی میں ان کے نام سے درج ہیں اور یہی بات مولانا ابوالکلام آزاد نے تذکرہ میں لکھی ہے چنانچہ مخالفوں نے ناعاقبت اندیش مقلدین کے مسائل کو امام صاحب کے فتوے سمجھ کر بلا وجہ ان پر عیب لگائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

تابع الرسول ﷺ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ !

تابع الرسول ﷺ: سنائے حضرت کیا حال ہے کیسی گزر رہی ہے عرصہ ہوا آپ نظر نہیں آئے میں نے ایک مسئلہ پر آپ سے تبادلہ خیال کرنا تھا۔

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: الحمد للہ، خیریت سے ہوں زندگی میں انسان کو بہت سے دنیاوی امور پیش آتے رہتے ہیں اس لئے میں بھی چند اہم کاموں میں مصروف رہا اور وقت نہ نکال سکا۔ آج ہی فرصت ملی ہے اور آپ سے سامنا ہو گیا ہے آپ کس مسئلہ پر تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں۔

تابع الرسول ﷺ: مسئلہ تقلید پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: دیکھیں جناب مسئلہ تقلید تو متفق علیہ مسئلہ ہے دنیائے اسلام کے اکثر لوگ تقلید کو واجب سمجھتے ہیں اور اس مسئلہ پر عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں جن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

تابع الرسول ﷺ: حضرت آپ نے بھی تو وہ کتابیں پڑھی ہوں گی اور ان کا خلاصہ آپ کے ذہن میں ہو گا براہ کرم ہمیں بھی کچھ بتائیے

کہ کون سے اماموں کی تقلید واجب ہے اور کن کی منع ہے۔

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب بنیادی طور پر تو کسی بھی امام کی تقلید جائز ہے مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ البتہ جب کسی ایک امام کی تقلید کر لی جائے تو تمام عمر اس کی تقلید واجب ہو جائے گی یہ نہیں کہ کبھی کسی کی اور کبھی کسی دوسرے کی۔

تابع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر سب کی تقلید جائز ہے تو کیا وجہ ہے تمام عمر اس ایک ہی کی مانی جائے اور صرف اسی ایک ہی کی بات کو سچ اور حق سمجھا جائے اور اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھ لیا جائے اور دوسرے اماموں کے اقوال کو مسترد کر دیا جائے اور ان کی ایک بھی نہ مانی جائے حالانکہ وہ بھی عالم ہیں اور یہ بھی اور ان کی تقلید بھی جائز ہے اور اس کی بھی۔ آپ کے بقول ان کے اقوال بھی حق اور سچ ہیں اور اس کے بھی اگر ان کے اقوال شریعت کا حصہ بلکہ شریعت کا خلاصہ ہیں تو کیا یہ بات اس امر کی دلیل نہیں کہ آپ شریعت کے چوتھے حصہ کو مانتے ہیں اور باقی تین حصوں کے منکر ہیں۔

مقلد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: جناب اس سوال کا جواب تو شاید ہی کوئی دے سکے البتہ اتنی بات ہے کہ چلو ہم ایک کو تو مانتے ہیں اور آپ لوگ تو کسی کو بھی نہیں مانتے اور غیر مقلد بنے ہوئے ہیں۔

تابع الرسول ﷺ: حضرت ہم تو الحمد للہ سب کو مانتے ہیں اور ان کی فقہ کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جو بات صحیح ہو اسے قبول کرتے ہیں اور جو غلط ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ نے یہ بات کیسے کہہ دی کہ چلو ہم ایک کو تو مانتے ہیں حالانکہ آپ ایک کو بھی پوری طرح نہیں مانتے۔

مقلد ابو حنیفہ رحمہ اللہ: وہ کیسے جناب۔

تابع الرسول ﷺ: وہ اس طرح کہ جناب کے مذہب حنفی سے تعلق رکھنے والا عالم مثلاً امام ابو یوسف یا امام محمد وغیرہ کسی مسئلہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے خلاف فتویٰ دے تو تم اسے امام کے قول کی تفریع قرار دیتے ہو اور امام ابو حنیفہ کو چھوڑ کر صاحبین کے قول کو قبول کرتے ہو بلکہ صاحبین سے بھی کم درجہ کے علماء بلکہ ان کے شاگردوں کے اقوال جو صریح طور پر امام ابو حنیفہ کے خلاف ہیں انہیں قبول کرتے ہو لیکن ان سے بدرجہا رتبہ رکھنے والے ائمہ دین یعنی امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہ کے اقوال امام ابو حنیفہ کی تقلید کی خاطر مسترد کر دیتے ہو۔ ہمیں تو آپ کی اس ستم ظریفی پر بڑا افسوس ہے کہ جب تم اپنے مذہب کے ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ رکھنے والے فقیہ کے فتویٰ کو امام ابو حنیفہ کے برخلاف قبول کر لیتے ہو تو امام مالک اور شافعی اور امام احمد کے اقوال کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے برخلاف کیوں قبول نہیں کرتے جبکہ یہ ائمہ تو امام ابو حنیفہ سے علم حدیث میں بھی بڑھ کر

تھے۔ میں اماموں کا ذکر تو ویسے ہی کر دیا اصل حقیقت یہ ہے کہ تم اس حدیث رسول میں بھی حتی الوسع کیڑے نکالنے بلکہ مسترد کرنے کی کوشش کرتے ہو جو تمہارے امام کے قول کے خلاف ہو۔

قیع الرسول ﷺ: جناب میں تو آپ کو بھولا بھالا اور سادہ آدمی سمجھتا تھا لیکن آپ کے ان اعتراضات نے مجھے چکرا دیا ہے میں ان اعتراضات کو اپنے علماء کے سامنے پیش کر کے جوابات حاصل کروں گا اگر وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکے تو میں بھی تقلید کو خیر باد کہہ کر قیع الرسول بن جاؤں گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ایک خواب

امام ابو عمر بن عبدالبر اپنی کتاب جامع فضل العلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام جعفر رحمہ اللہ بن حسین رحمہ اللہ نے خواب میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ خدا نے کیا کیا؟

فرمایا: ”مجھے بخش دیا۔“

پوچھا: ”علم کی وجہ سے“

فرمایا: ”افسوس فتوے تو فتویٰ دینے والوں پر بہت مضر ہیں۔“

پوچھا: ”پھر کیسے؟“

فرمایا: ”لوگوں کے میرے بارے میں وہ وہ باتیں کہنے سے جن سے میں اللہ کے علم میں بری ہوں (اعلام الموقعین، جلد اول)

الحمد للہ امام صاحب کے متعلق ہمارا حسن ظن بھی یہی ہے کہ  
یقیناً انہوں نے وہ تمام باتیں نہیں کہیں جو فقہ حنفی میں ان کے نام سے درج ہیں  
اور یہی بات مولانا ابوالکلام آزاد نے تذکرہ میں لکھی ہے چنانچہ مخالفوں نے  
تاعاقبت اندیش مقلدین کے مسائل کو امام صاحب کے فتوے سمجھ کر بلا وجہ ان پر  
عیب لگائے۔

لبرل مقلدین کی زیادتیوں کے جواب میں

توحید و شرک اور شریعت و ملوکیت پر معلومات افزا بحث

ب: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ا: وعلیکم اسلام ورحمۃ وبرکاتہ

ب: حضرت میرے ذہن میں ایک غلط سی داخل ہو گئی ہے اگر آپ اسے دور کر دیں تو جناب کی مہربانی ہوگی۔

ب: اللہ خیر کرے وہ کون سی غلط ہے جو اچھے بھلے ایمان دار آدمی کو شک میں مبتلا کر رہی ہے۔

ا: وہ یہ ہے کہ پہلے تو ہم اپنے بریلوی مولویوں کے وعظوں میں سنا کرتے تھے کہ اگر وہابی حکیموں کی گولیاں قبض کشا ہو سکتی ہیں تو اولیاء اللہ مشکل کشا کیوں نہیں ہو سکتے۔ تو ہم کہتے کہ چونکہ بریلویت اور جمالت لازم و ملزوم ہیں اور ان کے مشرکانہ مذہب کی بنیاد ایسی لا عقل فہم پر ہے اس لیے ہم اسے کوئی اہمیت نہ دیتے لیکن غلطی جنگ میں جب قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی اور حکمت یار نے بھی مولوی کوثر نیازی اور عبدالستار نیازی کی طرح یہ کہا کہ یا پیر دہگیر کو شرک کہنے والوں نے یا امریکہ مدد کیا ہے کیا یہ شرک نہیں ہے۔ تو سچ بات یہ ہے کہ ہم مخمضے میں پڑ گئے ہیں

اور اصل مسئلہ سمجھنے کے لیے آپ کے پاس آئے ہیں۔

ا: جناب اصل وجہ یہ ہے جس آدمی کو بڑا لیڈر اور بڑا عالم تصور کر لیا جائے اور وہ کسی خارجی سبب کی بدولت یا اندرونی کھوٹ کی وجہ سے ایسی سطحی بات کر دے تو ایمان متزلزل ہو جاتا ہے اس لیے آپ کا پریشان ہونا قدرتی بات ہے۔

ب: حضرت انہوں نے تو ایک اور بات بھی کہی ہے جو میں بعد میں پوچھوں گا سر دست آپ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ اگر یا علی مدد یا پیر مدد کہنا شرک ہے تو یا امریکہ مدد کہنا شرک نہیں اور بیوی سے روٹی مانگنا شرک کے زمرے میں نہیں آتا؟

ا: جناب آپ بہت بھولے انسان ہیں اور آپ کو پتہ ہی نہیں کہ امور حبیہ اور امور معنویہ کے احکام یکساں نہیں اور استعانت اور تعاون میں بڑا فرق ہے۔

ب: حضرت میں تو آج ہی یہ الفاظ آپ کے منہ سے سن رہا ہوں۔ مجھے تو کیا شاید ہمارے مولویوں کو بھی حبیہ اور معنویہ کا فرق معلوم نہ ہو۔ آپ مجھے سیدھے سادے لفظوں میں مسئلہ سمجھائیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

ا: سنو جناب ڈاکٹر سے علاج کروانا، بیوی سے روٹی مانگنا، اور کوچوان سے کہنا کہ مجھے اسٹیشن تک چھوڑ آؤ اور دوکاندار سے ہتھیار خریدنا وغیرہ حسی امور ہیں اور شفا طلب کرنا، اولاد مانگنا، جنگ میں کامیابی چاہنا معنوی امور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مشرک اور گمراہ قرار دیا ہے جو معنوی امور میں مافوق الاسباب طریقے سے غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ الْي

يوم القيامة وهم عن دعائهم غافلون  
 کہ اس سے بڑھ کر کون شخص گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان  
 (ہستیوں) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار قبول نہیں کر سکتیں اور  
 وہ ان کی دعا سے غافل ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کو بہت بڑا گمراہ قرار دیا گیا ہے جو مافوق  
 الاسباب ذریعے سے ان کو پکارتے ہیں۔ جو سامنے موجود نہیں ہوتے خواہ  
 وہ زندہ ہوں یا مردہ اور پھر نہ وہ سن سکتے ہیں۔ نہ وہ دے سکتے ہیں۔  
 انہی گمراہوں کی مثال اللہ نے یوں بیان فرمائی ہے۔

والذین يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشئ الا  
 كباسط كفبه الى الماء ليبغف فاه وما هو ببالغه  
 کہ وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی قبول  
 نہیں کر سکتے (ان کی حالت تو ایسے شخص کی سی ہے) جو کنویں کی منڈیر سے  
 پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دیتا ہے تاکہ پانی از خود اس کے منہ تک پہنچے اور  
 اس طرح وہ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

یعنی جس طرح پانی جلا ہے اس میں قوت سماعت اور قوت گویائی نہیں اس  
 طرح وہ شخص جو اللہ کے سوا دوسروں کو مافوق الاسباب طریقے سے پکارتا  
 ہے وہ اس کی پکار نہیں سن سکتے۔  
 مجھے امید ہے کہ آپ میری بات سمجھ رہے ہوں گے۔

ب: ہاں جناب میں آپ کی بات غور سے سن اور سمجھ رہا ہوں  
 ا: میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں 'یا حیر' یا 'دھیمیر' یا 'غوث الاعظم' یا علی مدد کی دہائی  
 دیتے ہیں وہ بتائیں کہ وہ جب انہیں پکارتے ہیں تو انہیں ان کی قبروں  
 سے جواب آتا ہے۔ یا وہ ان کی مدد کرتے ہیں، خصوصاً جب خلیج کی جنگ  
 میں جب کربلائے معلیٰ، کوفہ، بصرہ، بغداد، نجف اشرف پر مینہ بھر مسلسل

آگ کی بارش ہوتی رہی اور آستانوں کو بھی نقصان پہنچا گیا انہوں نے اپنے پکارنے والوں اور اپنے پناہ گزینوں کی کچھ مدد کی؟

روزنامہ نوائے وقت کی لاہور ایڈیشن کے ۱۶/ مارچ ۱۹۹۱ء والی والی فائل اٹھا کر دیکھیں کہ صدام حسین کی عراقی فوج کے گولے حضرت حسین کے مزار پر گرے تاکہ یا علی مدوکنے والے کو فی باغیوں کو تباہ کیا جاسکے اور ایک گولہ گنبد سے سے پار گذر کر اندر جاگرا اور حضرت علی المرتضیٰ کا مزار بھی دشمنوں کے گولوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔

اگر یہ ہستیاں واقعی اپنے پجاریوں کے عقیدے کے مطابق مشکل کشا ہیں تو قرآن با آواز بلند پوچھ رہا ہے۔

فلولا نصرهم الذين اتخذوا من دون الله قربانا الهة بل ضلوا عنهم وذاك كفكهم وما كانوا يفترون

تو جن کو ان لوگوں نے تقرب (الہی) کے لیے اللہ کے سوا الہ واسطہ بنایا تھا انہوں نے ان کی کیونہ مدد کی؟ جبکہ وہ ان کے سامنے سے گم ہو گئے۔ اور یہ ان کا خود ساختہ (عقیدہ) تھا اور یہی وہ افتراء کیا کرتے تھے۔

ب: جناب یہ بات تو میری سمجھ میں آگئی کہ فوت شدگان کی درخواست کرنا ضلالت ہے لیکن حدیث میں ہے کہ آپ کو اپنے امور کے سلسلے میں اللہ سے سوال کرنا چاہیے حتیٰ کہ جوتے کے تسمے کا بھی۔ تو ہم لوگ جو دوکاندار سے جوتے کا تسمہ مانگتے ہیں یا بیوی سے روٹی مانگتے ہیں کیا یہ شرک نہیں؟

ا: نہیں جناب یہ شرک نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اسباب و دنیا کو پیدا کیا ہے اور ان اسباب کو بروئے کار لانے کا حکم دیا ہے جس طرح قرآن میں ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ  
 کہ نیکی اور تقویٰ جیسے امور میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ اور ظلم  
 و زیادتی جیسے امور میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ سورہ نحل میں  
 ہے۔

الخیل والبغال والحمیر لکبوھا وزینة  
 کہ گھوڑے، خچر، گدھے پیدا کئے تاکہ تم سواری کرو اور زینت بھی ہیں۔  
 دوسری جگہ فرمایا

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَ  
 تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا  
 اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ تم اس میں سے  
 تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو۔  
 سورہ بنی اسرائیل میں رات اور دن کے فوائد کے سلسلے میں بیان فرمایا  
 وَلَتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ  
 تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب کرو۔  
 سورہ نوح میں فرمایا

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا  
 فِجَا جَا  
 اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا تاکہ تم اس کے پرے پرے  
 کشادہ راستوں پر چلو۔  
 سورہ ملک میں فرمایا

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَ

کلو امن رزقہ

کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تاکہ تم اس کے اطراف میں چلو اور اس کا رزق کھاؤ۔

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کے تذکرہ میں فرمایا

حتى اذا اتيا اهل قرية ن استطعما اهلها

کہ وہ دونوں جب بستی والوں کے پاس آئے تو ان سے کھانا طلب کیا۔

غرضیکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور تمام اہل دنیا کا اصول ہی یہی ہے کہ

انہوں نے اللہ کے پیدا کئے ہوئے اسباب کو اختیار کیا ہے اور ایک

دوسرے سے تعاون کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه

سبعین كربة من كرب يوم القيامة

کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا کی مجبوری دور کی اللہ اس کی ستر

مجبوریاں قیامت کے دور کرے گا۔

ایک آدمی نے بابا فرید الدین المعروف گنج شکر سے اپنے کام کے سلسلے میں

غیاث الدین بلبن کے نام سفارشی خط لکھوایا تو انہوں نے یوں لکھا۔

رفعت قضيه الى الله ثم اليك وان اعطيته شيئا فالله

هو المعطى وانت المشكور وان نقط شيئا فالله هو

المانع وانت المقدور

ترجمہ = میں نے اللہ سے اس کی حاجت پوری کرنے کا سوال کیا اور پھر

اسے تیری طرف بھیج رہا ہوں اگر تو نے اسے کچھ دیا تو اے اللہ ہے صرف

نیکی تیرے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی اگر اسے کچھ نہ ملا تو مائع اللہ تعالیٰ ہے تیرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ زندہ اور سامنے موجودگی کا معاملہ ہے یا زندہ موجود تو ہیں لیکن دور ہیں اور تحت الاسباب یعنی ٹیلی فون، خط وغیرہ سے رابطہ ممکن ہے اور ہاں یا نہیں میں جواب دیتے ہیں اور تعاون کرتے ہیں ان کو بلانا یا ان سے تعاون طلب کرنا عین دستور انسانیت ہے اسے کوئی ضلالت یا شرک نہیں کہہ سکتا ہے شرک اور ضلالت تو یہ ہے کہ اس شخصیت کو پکارنا جو ہاں یا نہیں، میں جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتی جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو گا جو اللہ کے علاوہ کسی کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔

زندہ لوگوں سے تعاون کرنے کا حکم تو خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

وَأَنْتُمْ تَنْصُرُوهُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمْ

اگر تمہارے کمزور مسلمان بھائی دین (جماد) میں تم سے کچھ مانگیں تو تم پر ان کی مدد واجب ہے۔

ب: تعاون اور استعانت میں کیا فرق ہے؟

ا: یہ آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے اور باریک بین سوال کیا ہے تو اس کا جواب بھی سنو۔

استعانت اور عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں تمام مسلمان نماز میں

اقرار کرتے ہیں۔ ایسا کہ نعبہ و ایسا کہ نستعین کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں جبکہ مشرک اللہ کی بھی عبادت کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی اور اللہ سے بھی فریاد کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی جو کہ توحید کے خلاف ہے اور استعانت اس سے کی جاتی ہے جو آپ کا محتاج نہ ہو اور آپ اس کے محتاج ہوں یہ اللہ کا خاصہ ہے ساری دنیا اس کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں جبکہ تعاون دو طرفہ ہے اور یہ اپنے جیسی محتاج مخلوق سے ہوتا ہے۔ مثلاً آپ لنگی اٹھوانے کے لئے جعمار کے محتاج ہیں تو وہ آپ کے پیسوں کا محتاج ہے آپ حسی امور میں بادشاہ کے محتاج ہیں اور بادشاہ و فاعی امور اور ملکی معاملات میں آپ جیسی فوج کا محتاج ہے آپ وزیر یا رکن اسمبلی کے محتاج ہیں وہ آپ کے ووٹ کا محتاج ہے۔

ایک اور فرق بھی ہے وہ یہ کہ تعاون، ماتحت الاسباب معاملات میں ہوتا ہے مثلاً فوجی کو تنخواہ دیں گے تو وہ سرحدوں پر پہرہ دے گا آپ کو چوان کو کرایہ دیں گے وہ آپ کو اسٹیشن تک چھوڑ آئے گا آپ بیوی کو کما کر دیں گے تو وہ آپ کو روٹی پکا کر دے گی آپ آپریٹر کو پیسے دیں گے تو وہ دوسری جگہ آپ کی بات کر دے گا۔ جبکہ استعانت مافوق الاسباب معاملات میں ہوتا ہے مثلاً آپ ڈاکٹر سے علاج کروا سکتے ہیں لیکن شفا اللہ سے مانگیں گے کیونکہ شفا ڈاکٹر کے اختیار میں نہیں آپ جنگ کے لئے ہتھیار خرید سکتے ہیں لیکن فتح اللہ سے طلب کریں گے کیونکہ فتح، شفاء، اولاد، عزت، ذلت، دفع مصائب معنوی امور ہیں۔ یہ چیزیں مخلوق سے طلب کرنی شرک ہیں چنانچہ مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیماری کا علاج کروانے کے لئے امریکہ گئے

تھے کیونکہ امریکہ سے علاج کروانا شرک نہیں۔ جہاد افغانستان میں مجاہدین کے تمام احزاب امریکہ اور سعودی عرب سی سنگرمیزا کل اور دیگر ہتھیار اور مالی تعاون حاصل کرتے رہے اور یہ کوئی شرک نہیں خود رسول اکرم ﷺ نے یہودی بنی عوف سی معاہد کیا تھا کہ اگر کوئی مسلمانوں پر حملہ کرے گا تو یہودی مسلمانوں کی اعانت کریں گے اگر یہودیوں پر حملہ ہوا تو مسلمان ان کی مدد کریں گے خود جماعت اسلامی سعودی عرب اور کویت وغیرہ عرب ممالک سے بے شمار مالی تعاون حاصل کرتی رہی اور آج تک پورے ملک سے کھالیں اکٹھی کرتی ہے اگر یہ شرک نہیں اور یقیناً نہیں ہے تو سعودی عرب کو کس منہ سے طعنہ دیا جاتا ہے۔

ا: جزاکم اللہ خیراً! آپ نے بڑی وضاحت سے تعاون، استعانت، حسی امور، معنوی امور، مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب کی وضاحت کی جس کا مجھے قطعاً علم نہیں تھا۔ ان شاء اللہ آج کے بعد میں کسی کے دجل و فریب سے پریشان نہیں ہوں گا۔

ا: جناب ایک الجھن باقی رہ گئی ہے امید ہے کہ آپ اس سلسلے میں میری تشفی فرمائیں گے وہ یہ کہ قاضی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سعودی شریعت کو نہیں مانتا اور ملوکیت اور شریعت اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ اس کے متعلق کیا خیال ہے؟

ب: یہ بھی قاضی صاحب کا تجاہل عارفانہ ہے ورنہ قاضی صاحب سی زیادہ اور کون واقف ہو گا کہ ہارون الرشید کی ملوکیت اور قاضی ابویوسف کی حنفی فقہ اکٹھی چلتی رہی تھیں بلکہ قاضی حسین احمد بزبان خود جس حنفی فقہ کے نفاذ کے علمبرادر ہیں وہ تو ملوکیت کے زیر سایہ پروان چڑھی جب حنفی

شریعت اور عباسی ملوکیت اکٹھی چل سکتیں ہیں تو سعودی ملوکیت اور محمدی شریعت کے اکٹھے چلنے میں کیا امر مانع ہے۔

اگر طالوت کی ملوکیت اور شریعت اور داؤد و سلیمان علیہ السلام کی ملوکیت اور شریعت اکٹھی چل سکتی ہیں تو سعودی حکومت اور شریعت اکٹھی کیوں نہیں چل سکتیں۔

کیا یہ سعودی حکومت اور شریعت الہی کی برکات نظر نہیں آرہیں کہ افغان جہاد ایمانی جذبے اور سعودی دولت سے لڑا گیا افریقی ممالک ہوں یا روسی مسلمان، فلپائن ہو یا فلسطین، کشمیر ہو یا بوسنیا اس کی سخاوت کے دریاؤں سی سیراب ہوتے ہیں۔

مقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نفاذ شریعت محبوب ہے خواہ ملوکیت کے ذریعے ہو یا خلافت کے ذریعے۔

چلو مان لیا کہ قاضی صاحب کے نزدیک شریعت اور ملوکیت اکٹھی نہیں چل سکتیں لیکن ترکی، پاکستان، عراق، لیبیا، شام اور ایران میں ملوکیت نہیں ان ممالک میں کون سی عادلانہ خلافت قائم ہے کیا یہ حقیقت نہیں کہ سلطان عبدالحمید جیسے عثمانی خلفاء کی کمزور سی ملوکیت پاکستان کی جمہوریت سے تو بہتر تھی۔

پچھلے دنوں اخبار میں یہ خبر پڑھی کہ ایران میں ایک عورت قصاب سے مرغ کا گوشت خریدنے آئی مرغ مطلوبہ وزن سے زیادہ نکلا تو قصاب نے اس کا بازو کاٹ کر تو لا تو عورت نے ازراہ ظرافت عرض کیا کہ اے خایمائی بنا دیا تو پاسداران انقلاب آئے اور اسے گولی سے اڑا دیا لاش کے وارث سے۔ اس گولی کی قیمت بھی وصول کی جس سے عورت ہلاک کی تھی یہی

کچھ عراق اور لیبیا میں ہوتا ہے بالفرض ملوکیت مستحسن نہ بھی ہو تو ایسی جمہوریت سے ہزار درجہ بہتر ہے جس کے وہ علمبردار بنے ہوئے ہیں۔

ا: جناب اس مسئلے میں مجھے آپ کی گفتگو سے کافی ہے۔ جناب کا شکریہ

ب: جناب شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ میرا فرض تھا۔ آئندہ بھی خلش پیدا ہو تو بندہ حاضر ہے۔

## ایصال ثواب یا غیر اللہ کی نیاز

دعا سلام کے بعد

صاحب ! سنائیں کیا حال ہے۔

الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ آپ اپنا حال سنائیں کیسا ہے؟  
بہت خوب گذر رہی ہے۔ جمعرات کو عموماً اور گیارہویں کو خصوصاً وارے  
نیارے ہوتے ہیں اور قل۔ ساتے اور چالیسویں کا شکر تو ہم ادا کر ہی نہیں  
سکتے۔ ولیوں اور غوثوں کے صدقے بہت مل جاتا ہے۔

کلوا وتمتعوا قليلاً انکم مجرمون

صاحب آپ لوگ وہابی ہیں یہ چیزیں آپ کے نصیب میں نہیں ہیں ورنہ  
آپ لوگ بھی ہماری طرح ہٹے کٹے اور موٹے تازے ہوتے۔  
جناب ہم دبے پتلے ہی بھلے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔

ان ابغض الرجال الى الله السمين لا يزن عند الله جناح  
بعوضة۔

بے شک انسانوں میں اللہ کی طرف وہ انسان ناپسندیدہ ہے جو موٹا ہے وہ اللہ  
کے ہاں مجھ برابر بھی وقعت نہیں رکھتا۔

صاحب ایسی آیات یا احادیث تو ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو حرام کھا کر  
موٹے تازے رہتے ہیں ہم کوئی حرام تھوڑا کھاتے ہیں؟  
اور کیا؟ آپ حلال کھاتے ہیں؟

ب بالکل!

ا غلط بات ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کی نذر نیاز کو قطعاً حرام ٹھہرایا ہے۔ جس طرح خنزیر حرام ہے اسی طرح غیر اللہ کی نذر و نیاز بھی۔

ب جناب وہ تو ہمارے پہلے حضرات کھاتے تھے ہم کو تو بعد میں پتا چلا اور وہ بھی اسی وقت جب لوگوں میں کچھ شعور آگیا اور غیر اللہ کی نیاز کو حرام سمجھنے لگے اب تو ہم بھی حرام کہتے ہیں۔

ا تو پھر کھاتے کیوں ہو؟

ب وہ تو بزرگوں کو ایصال ثواب کے لیے کھاتے ہیں۔

ا کیا ایصال ثواب آپ کے لیٹر بکس میں ڈالنے سے ہوتا ہے یا دوسرے غریب کو کھلانے سے بھی۔

ب زیادہ تر تو ہمارے ذریعے ہی پہنچتا ہے کیونکہ ہم ختم پڑھتے ہیں اور عام لوگ ختم نہیں پڑھ سکتے اور جب تک ختم نہ پڑھا جائے ثواب کیسے پہنچے؟

ا یہ بھی آپ کی چالاکی ہے۔ اپنا پیٹ بھرنے کی خاطر۔ ورنہ ایصال ثواب کے لیے ختم پڑھنا شرعی حکم نہیں ہے یہ ہندوؤں کی نقلی ہے وہ لوگ اپنے برہمن سے سراہ (عرس۔ چالیسویں) پر اپنے مردوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے وید پڑھاتے ہیں انکی دیکھا دیکھی مسلمان مولویوں نے بھی اپنا دوزخ بھرنے کا طریقہ ایجاد کر لیا ہے۔

ب یہ کہاں لکھا ہے؟

ا تحفۃ الہند میں مولانا عبید اللہ نو مسلم مالیر کوٹلوی نے۔

ب کچھ آپ کی ایسی باتوں اور کچھ منگائی نے نے ہمارا بھی کام خراب کر دیا ہے۔ بھائی آپ بھی کھایا کریں اور ہمیں بھی کھانے دیں اس میں منع دفع

والی کوئی بات نہیں ایصالِ ثواب ہی تو ہے۔

اگر یہ چیز ایصالِ ثواب ہے تو کیا وجہ ہے کہ گیارہویں صرف پیر صاحب کے نام کی دی جاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت نوحؑ حضرت شیثؑ یا حضرت داؤدؑ حضرت امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کی کیوں نہیں دی جاتی کیا وہ کوئی ان سے کم درجے کی ہستیاں تھیں؟

صاحب ہم اپنے ختم میں کل پیغمبروں دلیوں کا لفظ بول کر ان کو بھی ثواب میں شریک کر لیتے ہیں۔

گویا پیر صاحب کا بچا کھچا ان کو بھی دیتے ہیں۔

بچا کھچا کیوں بھلا ہم ایسی گستاخی کر سکتے ہیں۔

تو پھر یوں کیوں نہیں کہتے کہ گیارہویں حضرت یعقوب علیہ السلام کی بارہویں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تیرہویں حضرت اسحاق کی یا کسی اور کی اصل بات جو تم فرزند ان توحید سے چھپاتے ہو وہ یہ ہے کہ تمہارے عقیدے میں جو حاجت روائی پیر صاحب یا تمہارے دیگر خود ساختہ حاجت روا مشکل کشا کر سکتے ہیں وہ حضرات انبیاء کرام کے بس میں نہیں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی تو ہم سنتے کہ فلاں مولوی کے مقتدیوں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی گیارہویں پر دودھ تقسیم کیا؟ یا حضرت ابو دجانہؓ کے نام کی کھیر تقسیم کی؟

یار آپ لوگ تو بال کی کھال اتار لیتے ہیں لوگوں کو ان صحابہ کرامؓ کا کیا پتہ ہے ورنہ وہ ان کے نام کی بھی کر دیتے؟

حضرت پیر عبدالقادر کا پتہ کیسے چل گیا؟

وہ تو ہمارے بتانے سے چلا۔

ا تو آپ نے ان کا پتہ کیوں نہ بتلایا؟

ب دراصل جتنی کرامتیں ان کے ہاتھ سے سرزد ہوئیں اتنی ان کے ہاتھ سے نہیں۔

ا غلط بات ہے ان کی ساری کرامتیں ان کی ایک کرامت پر قربان وہ یہ کہ وہ حمیت اسلام کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے دین کی پامال برداشت نہ کر سکتے تھے خواہ ان کی جان ہی کیوں چلی جائے۔

حضرت ضعیب رضی اللہ عنہ بن عدی، حضرت زید، حضرت حبیب کس کس کا نام لوں بھلا آپ نے کبھی ان کے نام پر ایصالِ ثواب کا کاروبار کیا ہے؟

ب ایصالِ ثواب تو ان کو کیا جاتا ہے جو ضرورت مند ہوں جسے ماں باپ وغیرہ۔

ا تو پھر آپ ماں باپ عزیز واقارب کو چھوڑ کر بخشے بخشائے پیر صاحب یا دیگر

بزرگوں کو کیوں دیتے ہیں کیا وہ آپ کے ثواب کے محتاج ہیں؟

ب نہیں اور ہرگز نہیں وہ کیسے ہمارے محتاج ہو سکتے ہیں بلکہ ہم ان کے محتاج

ہیں ان سے اپنے کاموں کی سفارش کرواتے ہیں اللہ انکی رد نہیں

کر سکتا۔ ہمارے کام انکے طفیل ہی تو ہوتے ہیں۔

ا اصل بات ظاہر ہو کر ہی رہی تا کہ آپ اہل توحید کو ٹالنے کے لئے ایصال

ثواب کا ڈھونگ رچاتے ہیں تاکہ وہابیوں کا منہ بند ہو جائے اور سلسلہ بھی

بدستور چلتا رہے۔

الحمد للہ، علم آگئی کی برکت سے اس سلسلے میں کمی ہو رہی ہے راقم الحروف

اپنے گھر سے نکل کر سیر کے لیے جا رہا تھا کہ صبح صبح ہی دو صاحب ایک

مسجد سے متصل دکان میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا۔

یا راج کل دے مولویاں دی وی حد مک گئی اے غریباں دے گھرتے کھتم  
(ختم) آکھن ای نہیں جاندے (یعنی آج کل کے مولوی غریب کے گھر ختم  
دینے نہیں جاتے۔

دوسرا کہنے لگیا

مولویاں دی کی گل کرنا ایس رب ولوں ختم دا رواج ای چوندا جاند اے۔  
(یعنی اس میں ان کا قصور بجا لیکن اصل بات ہے کہ ختم کا رواج گھٹ  
رہا ہے)

## ایک دل چسپ مکالمہ

(الف سے مراد اہل حدیث، ب سے مراد بریلوی)

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

وعلیکم السلام.....

ا۔ سنائیں کیا حال ہے بال بچے ٹھیک اور تندرست ہیں؟

ب۔ اللہ کا شکر ہے سب خیریت سے ہیں کہاں سے آرہے ہو؟

ا۔ مسجد میں نماز ادا کر کے آرہا ہوں

ب۔ کونسی مسجد میں؟

ا۔ مسجد اہل حدیث میں!

ب۔ اچھا وہابیوں والی مسجد میں نوجوان تو کب سے وہابی بنا ہے؟

ا۔ جناب میں تو مسلمان ہوں مسکا اہل حدیث ہوں پتہ نہیں آپ ہمیں کس

بنا پر وہابی قرار دیتے ہیں!

ب۔ اس بنا پر کہ آپ غیر مقلد ہیں کسی امام کی مانتے ہی نہیں۔

ا۔ تو آپ ہمیں وہابی کیوں کہتے ہیں؟

ب۔ اس لئے کہ آپ چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے صرف

عبدالوہاب کی مانتے ہیں اس لیے آپ وہابی ہیں!

ا۔ تو پھر آپ کیوں ہمیں غیر مقلد کہتے ہیں اگر آپ خفی ہیں تو بقول تمہارے

ہم غیر مقلد بھی ہیں اور وہابی بھی۔

ب یہ تو میں ویسے کہہ دیا ہے دراصل وہابی گستاخ کو کہتے ہیں۔

ا ہم کس کے گستاخ ہیں؟

ب آپ بیوں، ولیوں، بزرگوں کے گستاخ ہیں اور معاشرے کے مشہور ترین بد تمیز اور بد خو بھی۔

ا آپ خوف خدا کیجیے بغیر ثبوت کسی پر الزام نہیں لگانا چاہیے بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم جن نبیوں کا نام بغیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ لیتے ہی نہیں اور اس وقت تک ہم نماز سے سلام نہیں پھیرتے جب تک ہم السلام علیہنا وعلىٰ عباد اللہ الصالحین نہ کہہ لیں تو ان کی گستاخی کیوں کر سکتے ہیں۔

ب یہ گستاخی کیا کم ہے جو آپ انہیں حاجت روا اور مشکل کشا نہیں مانتے اور کبھی ان کے نام پہ نذر و نیاز نہیں دیتے نہ انکی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔

ا بھئی یہ گستاخی نہیں یہ تو ان کی عین تابعداری ہے وہ خود ان چیزوں سے روک گئے ہیں گستاخ تو وہ ہیں جو انکی مانتے نہیں بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔

ب چلو ان کے گستاخ نہیں تو علماء کے گستاخ تو ضرور ہیں۔

ا وہ کیسے؟

ب اس کا مشاہدہ روزانہ آپ کی مساجد میں کیا جاتا ہے کہ بندہ بشر ہونے کے

ناتے سے کبھی عالم یا امام دو منٹ لیٹ ہو جائے تو تم بے صبری کا مظاہرہ کر کے کسی بے علم کو آگے کھڑا کر لیتے ہو۔ امام کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتے جبکہ حدیث میں آیا ہے اذا قیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتیٰ ترونی (البوداؤد) اس وقت کھڑے نہ ہوا کرو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو۔

ا نہ صاحب اہل حدیث ایسا ہرگز نہیں کرتے۔ معاشرے کے گھنیا ترین اور چھنڈے پھونکے ہوئے ایسا کرتے ہیں نہیں آپ اپنی لغت میں وہابی کہتے ہیں۔

ب اگر اہل حدیث ایسے نہیں تو ایسے لوگوں کی حرکتوں پر ان کا محاسبہ کیوں نہیں کرتے تاکہ سارے اہل حدیث بدنام نہ ہوں۔

ا صاحب ان کی کمزوری ہے کہ وہ بات بڑھنے اور فتنے کے خوف سے خاموش رہتے ہیں۔

ب یہی لوگ جب دوسری مساجد میں جاتے ہیں تو انہیں آداب جماعت سکھا دیتا ہے۔

ا وہاں کی انتظامیہ کے چھتروں کا ڈر

ب تو کیا آپ کی انتظامیہ مردہ خمیر ہو چکی ہے جو امام کی توہین کو ٹھنڈے پیٹ قبول کر لیتی ہے۔

ا بس یار فتنے کے خوف سے خاموش رہتی ہے ورنہ طریقہ تو انہیں بھی آتا ہے۔

ب یار چھوڑو ان معذرتوں کو مجھے اصل بات بتائیں کہ لوگ آپ کو وہابی کیوں کہتے ہیں۔

ا بھی اس سلسلے میں تو ہم خود حیران ہیں کہ ہمیں وہابی بھی کہا جاتا ہے اور غیر مقلد بھی جبکہ ہم نہ وہابی ہیں نہ غیر مقلد بلکہ اولاً مسلمان ہیں پھر اہل حدیث ہیں۔

ب اہل حدیث کون ہوتے ہیں؟

جو مسائل شرعیہ میں اولاً قرآن و سنت پر نظر دوڑائیں گے اگر الجھن پیش آئے تو اقوال صحابہ اور اعمال صحابہ تلاش کر کے آیت یا حدیث کی تشریح کریں گے اور پھر دشواری پیش آئے تو تابعین لحم باحسان کے اقوال و اعمال کا مطالعہ کریں گے پھر ائمہ دین کے اجتہادات کی باری آئے گی جس کسی کا اجتہاد اقرب الی الکتاب والسنۃ معلوم ہو اسی کا قول لے لیں گے باقی احترام سب کا کریں گے۔

ب یہ تو بہت خوب مسلک ہے۔

ا کبھی اپنا بھی پتہ لیا۔

ب وہ کیا؟

ا آپ تو مجھے وہابی کہہ رہے تھے جبکہ نہ ہم عبد الوہاب کو جانتے ہیں نہ ان کے مقلد ہیں ہماری کوئی مسجد وہابیہ ہے نہ کتاب وہابیہ نہ جماعت وہابیہ لیکن آپ حنفی ہیں۔

ب اس میں کیا شک ہے ہم حنفی ہیں اور ہمیں حنفی ہونے پر فخر ہے۔

ا کبھی لغوی معنی پر غور کیا ہے۔

ب لغوی معنی کیا ہے۔

ا حنفی حنف سے ہے اور حنف ٹیڑھے یا لٹے پاؤں کو کہتے ہیں۔

ب یہ کہاں لکھا ہے؟

ا یہ منجد میں۔

ب خیر معنی جو ہو سو ہو ہم تو امام صاحب کی نسبت سے حنفی ہیں۔ ابراہیمی یا حنیفی نہیں۔

ا کیا آپ پھر نوری بھی ہیں۔

ب ہاں بالکل ہم نوری بھی ہیں۔

ا بڑا فخر ہے آپ کو نوری کہلانے پہ۔

ب فخر کیوں نہ ہو ان کی وجہ سے ہمیں نور ملا۔

ا تو پھر نورانی کیوں نہیں کہلاتے؟

ب نوری میں کیا ہے۔

ا نوری کا معنی ہے خانہ بدوش۔ النوری کا معنی ہے اچکا، بد معاش۔

ب استغفر اللہ یہ کہاں لکھا ہے۔

ا یہ بھی عربی ڈکشنریوں میں لکھا ہے دیکھیں المنجد مترجم۔

ب یہ بات پہلے تو ہمیں کسی نے نہیں بتائی۔

ا تسلی کر لیں۔

ب اور وہابی کا کیا معنی؟

ا اللہ والا لیکن کہنے والے اس نیت نہیں کہتے وہ تو اور مفہوم مراد لیتے ہیں

لیکن حسن اتفاق یہ ہے کہ نوری یا حنفی کی نسبت یہ لقب اچھا ہے۔ آج

کل وہابی اس کو کہا جاتا ہے جو دعوت توحید و سنت کا علمبردار ہو اور شرک

و بدعت سے نفور ہو۔ نبی مکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ایسی

دعوت دینے والے کو صابی کہا جاتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت ثمامہ بن

اثال سردار یمامہ مسلمان ہوئے تو اہل مکہ نے کہا کیا تو صابی ہو گیا ہے۔

انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں تو مسلمان ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ منیٰ میں

دعوت توحید و ایمان بالرسالت دے رہے تھے اور لوگ انہیں کو سننے دے

رہے تھے اور انکی دعوت رد کر رہے تھے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں اپنے باپ سے پوچھا کہ اتنے سارے لوگ یہاں کیوں جمع کیوں

ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا ایک آدمی صابی ہو گیا۔

سو جس طرح انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مختلف القاب رکھے تھے اسی طرح ان کی دعوت توحید کے دارثوں کو بھی دھالی۔ نجدی وغیرہ القاب سے پکارا جاتا ہے۔

ب اچھا میں تو باز آیا لیکن یہ بتائیں کہ ایسا کرنے والوں کو آپ سے کیا پیر ہے۔  
ا پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

كل ذلك تعصبا وغيظا لاهل النسہ ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث۔ (غنیہ الطالبین) یہ سب کچھ اس لئے کہ انہیں اہل سنت سے کینہ اور تعصب ہے حالانکہ ان کا ایک ہی نام ہے اور وہ ہے اہل حدیث

ب اللہ تعالیٰ تعصب سے پناہ میں رکھے۔ آمین

”وما توفیقی الا باللہ“

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

## دلچسپ اور لا جواب

”برخودار تو کتنے عرصہ سے یہاں کام کر رہا ہے؟“

ابھی تو یہاں مہینہ بھی نہیں ہوا۔ مشکل سے کوئی چوبیس دن ہوئے ہوں گے!

”ذرا سنبھل کر رہنا کہیں پھسل نہ جانا!“

وہ کیسے جناب؟

”مجھ سے پہلے دونوں نوجوان یہاں آئے وہ بھی اچھے بھلے سنی تھے

لیکن وہ وہابی بن کر گئے“

ایک سپئر پارٹس شاپ دیپالپور میں دو برخورداروں کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہو رہی تھی جسے راقم الحروف اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔ سمجھانے والا نوجوان خاصا تعلیم یافتہ اور سوئڈ بوئڈ معلوم ہوتا تھا اس نے مغربی طرز کا لباس پہن رکھا تھا شکل و شبابت سے ملحد لیکن گفتگو سے مذہبی آدمی معلوم ہوتا تھا۔ راقم الحروف بھی انکی گفتگو میں شامل ہو گیا اور پوچھنے لگا۔

ا جناب ہمیں یہ بتائیں کہ وہابی کسے کہتے ہیں ان میں کیا خرابیاں ہیں“

ب سر وہابی بہت برے ہیں نماز میں کھیاں مارتے ہیں نہ نبیوں کو مانتے ہیں نہ پیروں فقیروں کو!

ا جناب کھیاں کیسے مارتے ہیں؟

ب یہ جو رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کرتے ہیں۔

ا اگر اس کا نام کھیاں مارنا ہے تو حنفی بھی نماز شروع کرتے وقت اور وتروں اور عیدین کی نماز کی تکبیروں میں کھیاں مارتے ہیں!

ب جناب اصل بات یہ ہے کہ منافق لوگ حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور وہ بغلوں میں بت وبا لیتے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ رفع الیدین کرو تاکہ ان کے بت گر جائیں جب انہوں نے بت رکھنے چھوڑ دیے تو آپ نے منع فرمادیا۔

ا لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت جب ہاتھ اٹھا کر کانوں کو لگائے جاتے تھے تو اس وقت بت نہیں گرتے تھے اگر نہیں گرتے تھے تو رکوع کے رفع الیدین میں کیسے گرتے تھے؟

ب جناب ہمیں تو ہمارے مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ حضور ﷺ رفع الیدین کرتے تھے لیکن جب لوگوں نے بت رکھنے چھوڑ دیے تو آپ نے منع کر دیا لیکن وہابی لوگ پہلی بات کو لیے پھرتے ہیں۔

ا جناب آپ نے اپنے محلے کے اس مولوی پر اعتماد کر لیا ہے جو شکم پری کے لیے جمعرات کو خصوصاً اور شام کو عموماً تمہارے گھروں سے روٹیاں مانگتا ہے لیکن آپ کو مسجد نبوی اور بیت اللہ کے اماموں پر بھی اعتماد ہے یا نہیں۔

ب ہاں جناب وہ بھی بڑے عالم ہیں۔

ا آپ نے حج بیت اللہ پر خصوصاً اور ستائیس رمضان کو عموماً ٹی وی پر ان کی براہ راست نماز دیکھی ہے؟

ب ہاں جناب دیکھی ہے۔

ا وہ رفع الیدین کرتے ہیں یا نہیں۔

ب صاحب وہ وہابی ہیں انہوں نے تو کرنی ہی ہے اور میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ وہابی گستاخ رسول ﷺ ہیں نہ پیروں کو مانتے ہیں نہ فقیروں کو۔

ا جناب یہ پیر کچھ کر سکتے بھی ہیں کہ نہیں؟

ب سر وہ بست کر سکتے ہیں ان کو اللہ نے بڑے بڑے اختیار دے رکھے ہیں۔

ا بھائی اس کا حل بست ہی آسان ہے۔

ب وہ کیا؟

ا وہ یہ کہ یہ پیر اور فقیر کوئی ایسا پھونک مار دیں جس سے وہابیوں کا ختم اٹھ جائے اور وہابی اس دنیا سے ختم ہو جائیں۔

ب سر یہ وہابی ایک طرح سے ختم ہو ہی رہے ہیں پہلے ان کو چونیاں والی سیٹ مل جاتی تھی اب وہ بھی ہار گئے۔

ا جناب قومی اسمبلی کی سیٹ ہارنے سے وہابی ختم نہیں ہوئے نہ ہوں گے۔ ان شاء اللہ اگر اس جگہ ان کا کینیڈیٹ ہارا ہے تو دوسری بست سی جگہ سے وہابی جیتے بھی ہیں (بلکہ یہاں سے جیتنے والا بھی وہابی ہے۔

ب سر یہ بات تو میں نے ویسے کسی ہے لیکن وہابی ہیں بست خطرناک اگر سینوں میں غیرت ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ مل حملہ کریں اور ان کو مکہ مدینہ سے نکال دیں (ذرا جوش سے)

ا جناب غلیبی جنگ میں بڑا گولڈن چانس تھا ان دنوں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام سنی (بریلوی) عراق کے ساتھ مل کر سعودی عرب پر حملہ کر کے مکہ مدینہ چھین لیں گے!

ب بس یار ادھر امریکہ اور اسکے اتحادی تھے ورنہ کچھ نہ کچھ ہو جانا تھا۔

۱ جناب اگر ادھر امریکہ تھا تو عراق میں جناب غوث پاک اور مشکل کشا علی  
ہذا اور ہزاروں ہستیاں مدفون تھیں اور پورے پاکستان کے سنی عراق کی  
بشت پناہی کر رہے تھے۔

ب سرگیا تو ایک بھی نہیں۔

۱ جانا چاہیے تھا نورانی میاں کے کیمپوں میں لاکھوں آدمیوں نے نام نوٹ  
کروائے تھے۔

ب ان کو کسی نے جانے نہ دیا ہوگا۔

۱ نہیں جناب اس وقت کی حکومت کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائین نے کھلی  
اجازت دی تھی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ نورانی میاں بھی ساتھ جائیں اور باقی  
جائنا بھی جائیں۔

ب یار وہ کیا کرتے آگے تباہ کن بم باری ہو رہی تھی وہ کیسے جاتے۔

۱ یار اتنی صدیاں بیت گئیں غوث الاعظم کے نام پر گیارہویں کی کھیرس  
کھاتے ہوتے اگر ان دودھ پینے اور کھیرس کھانے والے عاشقوں میں کوئی  
شہید ہونے کے لیے چلا بھی جاتا تو کوئی قیامت برپا ہونی تھی۔

ب یار تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو بزرگوں کی محبت ہمارا جزو ایمان ہے اگر وہ  
چاہیں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

۱ اچھا صاحب یہ بتاؤ کہ تم یار رسول اللہ مدد یا علی مدد یا غوث مدد کا نعرہ کیوں  
لگاتے ہو؟

ب وہ اس لیے کہ ہمارے عقیدے میں وہ مدد کو آتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔

۱ اچھا صاحب تمام جہاں کے سنی (بریلوی) زیادہ پاور رکھتے ہیں یا رسول اللہ؟

ب جناب یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ کی پاور زیادہ ہے۔

۱ اور حسرت علی کے متعلق کیا خیال ہے؟

ب انکی پاؤں بھی بہت ہے۔

۱ تمام دنیا کے سینوں سے بھی؟

ب ہاں بالکل!

۱ غوث پاک کے متعلق کیا عقیدہ ہے انکی طاقت زیادہ ہے یا انکے نام کی

گیارہویں کھانے والوں کی؟

ب جناب غوث پاک کی طاقت ان سے کہیں زیادہ ہے

۱ جناب آپکو دو باتوں سے ایک بات ضرور مانی ہوگی۔

ب وہ کونسی سر؟

۱ وہ یہ کہ اگر واقعتاً اللہ کے رسول ﷺ اتنے پاؤں فل ہیں اور جہاں کہیں

کوئی یا رسول اللہ مدد کا نعرہ لگاتا ہے آپ وہاں مدد کرتے ہیں لیکن پھر بھی

اپنے منبر اور مصلیٰ پر کھڑے ہونے والے وہابی کو نہیں ہٹاتے تو اس کا

مطلب یہ ہے کہ وہابی (اہل حدیث) اللہ کے رسول کو بہت پیارے ہیں

اگر یہ گستاخ ہوتے تو از روئے ایمان بتائیں کہ اتنے پاؤں فل رسول ﷺ

انہیں اپنے مصلے اور منبر پر کھڑا ہونے دیتے؟ اور انہیں دنیا بھر کے لاکھوں

مسلمانوں کا امام مقرر کرتے؟ اس طرح پیر عبدالقادر جیلانی المعروف غوث

پاک بھی کیونکہ ان کی مسجد باواز بلند آئین کہنے اور رفع الیدین کرنے والوں

سے بھری ہوتی ہے۔

بھلا وہ ان گستاخوں کو اپنی مسجد میں ٹھہرنے کیوں دیتے؟

ب نہیں جناب یہ امام مقرر ہونا ان کے گستاخ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ

یہ غاصب ہیں اور زور بازو سے امام بنے ہوئے ہیں۔

ا تو پھر آپ کا عقیدہ غلط ہوا!

ب وہ کیسے؟

ا وہ اس طرح کہ آپ کہتے ہیں اللہ نے اپنے ولیوں اور نبیوں کو پاور دے رکھی ہے وہ چاہیں کر سکتے ہیں لیکن جو ولی یا نبی ﷺ اپنے موجود ہوتے ہوئے بھی اپنے گستاخ اور دشمن کو اپنی مسجد سے اپنے محلے اور منبر سے نہیں ہٹا سکتا وہ دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے۔

ب جناب یہ کام تو سینوں کے کرنے کا ہے جو ان کے عاشق ہیں۔

ا بھائی صاحب عاشق بے چارے کیا کریں جس کام کے کرنے سے (استغفر اللہ) رسول اللہ ﷺ اور غوث پاک عاجز اور بے بس ہیں وہ کام عاشق کیسے کر سکتے ہیں۔

ب چھوڑ یا مجھے جانے دے۔

ا بھائی صاحب جانا تو میں نے بھی ہے بلکہ میرے پاس وقت بہت کم ہے لیکن آپ کوئی ایک بات تو مانیں یا یہ یادہ

کوئی بات یا تو نے بات کہاں سے کہاں پہنچاوی۔

ا وہ یہ کہ یا تو تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے کہ ولی اور نبی پیر اور فقیر یا غوث مدد کرنے اور یا رسول اللہ مدد کرنے پر مدد کرتے ہیں اگر تمہارا عقیدہ صحیح ہی تو پھر ثابت ہوا کہ اہل حدیث اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ اور غوث پاک کو بہت پیارے ہیں تبھی تو انہوں نے ان کو حرمین شریفین کا امام بنا رکھا ہے۔ اگر انہیں کوئی طبقہ ان سے اچھا اور ان سے پیارا لگتا تو ان کو امام بنانا تھا نہ کہ (نعوذ باللہ) ان گستاخوں کو

ب یا میری جان چھوڑ میں نے تو اپنے مولوی سے جو بات سنی تھی وہ بیان کی

تھی مجھے کیا پتہ تھا کہ تو نے آجانا ہے۔

ا جناب میں تو خود یہاں سے جانے والا ہوں مجھے جلدی ہے بس ذرا اتنا بتا دیں کہ اگر آپ کا عقیدہ صحیح ہے تو اہل حدیث گستاخ نہیں بلکہ حقیقی جانثاران رسول ﷺ ہیں اگر آپ کا گستاخی والا بہتان درست ہے تو آپ کا عقیدہ غلط ثابت ہوا!

ب میں یہ بات اپنے مولوی کے سامنے رکھوں گا وہی ہمیں ایسا کہتا ہے کہ وہابی نبی کو نہیں مانتے وہ جو جواب دے گا میں آپ کو بتاؤں گا۔  
ا اچھا صاحب ضرور پوچھنا اور مجھے بتانا۔  
ب ٹھیک ہے جناب ضرور پوچھوں گا۔  
اچھا صاحب السلام علیکم ..... وعلیکم السلام  
”وما توفیقی الا باللہ“

www.KitaboSunnat.com

## دعوت بھی وہی، بہتان بھی وہی

میرے والد محترم فرماتے تھے کہ ہمارے پیر و مرشد اور تحریک مجاہدین کے امین مولانا ولی محمد آف فتوحی والا ضلع قصور نے ہمیں ہدایت کی کہ اگر تمہیں کوئی پوچھے کہ تم کون ہو؟ تو تم نے جواب میں اسے وہابی نہیں بتانا بلکہ یوں کہنا کہ ہم مسلمان ہیں اگر وہ زیادہ اصرار کرے کہ تم کون سے مسلمان ہو؟ تو تم نے صرف اتنا بتانا کہ ہم محمدی مسلمان ہیں اتفاق سے ایک مرتبہ خود مولانا ہی کسی کے

ہتھ چڑھ گئے اور اس آدمی نے آپ سے پوچھا کہ مولوی صاحب

ب آپ کون ہیں؟

ا میں الحمد للہ مسلمان ہوں (مولانا نے جواب دیا)

ب ابھی مسلمان تو ہم بھی ہیں لیکن آپ کو نے مسلمان ہیں؟

ا میں الحمد للہ اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والا مسلمان ہوں!

ب مولوی صاحب! اللہ اور رسول ﷺ کو ماننے والے مسلمان تو ہم بھی

ہیں لیکن تم صاف بتاؤ کہ کو نے مسلمان ہو؟

ا میں قرآن اور حدیث کو ماننے والا مسلمان ہوں!

ب ابھی قرآن اور حدیث کا کون منکر ہے سبھی قرآن حدیث کو مانتے ہیں لیکن

تم صاف صاف بتاؤ کہ تم کون ہو؟

ا میرے بھائی محمدی مسلمان ہوں!

ب محمدی مسلمان، محمدی مسلمان کون ہوتے ہیں؟

ا ابھی محمد ﷺ کو ماننے والے محمدی مسلمان ہیں!

”یار صوفی، محمد کا کون منکر ہے سبھی اس کو مانتے ہیں اچھا اب میں تیرا پتہ

لگاتا ہوں“

ب گیارہویں کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جائز یا ناجائز ہے؟

ا ابھی اگر گیارہویں کا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے تو جائز ہے اگر نہیں تو

حرام ہے!

”تو پھر ادھر ادھر کی باتیں کیوں کرتا ہے صاف کیوں نہیں کہتا کہ میں وہابی

ہوں بھلا گیارہویں کا ذکر قرآن و حدیث میں کیسے آسکتا ہے“

الغرض واپس آکر اپنے مریدوں کو اپنا مکالمہ سنایا اور کہا کہ کیا کیا جائے

بات گول کرنے کی بڑی کوشش کی (لیکن اس شریف آدمی نے بال کی کھال اتار کر چھوڑا)

واقعہ یہ ہے کہ اہل توحید کا ہر دور میں کوئی نہ کوئی مخصوص لقب رہا ہے۔ بقول ایک مشہور بریلوی عالم جب کوئی عالم اپنے وعظ میں کثرت سے قرآن کی آیات سے استدلال کرے تو لوگ کہتے ہیں یہ وہی یہ وہی (یعنی وہابی ہے) اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ آج بھی دہلی، ماسکو، واشنگٹن، تل ابیب، بریلی، دیوبند کے آپس میں لاکھ اختلاف سہی لیکن اہل توحید کو وہابی کہہ کر پکارنے میں یہ سب متفق ہیں۔

جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اپنے ابتدائی دور میں اسی قسم کے تنازع بالالقب کا نشانہ بنے رہے۔ جس توحید کے پرچار کے جرم میں اہل حدیث کو وہابی قرار دیا جاتا ہے اسی توحید کے پرچار کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو صابی قرار دیا جاتا تھا۔

کفار مکہ ضد، تعصب اور عناد کی وجہ سے آپ کے مختلف نام رکھا کرتے تھے مثلاً شاعر، کاہن، مجنون، ساحر، مذمم، صابی، (نغوذ باللہ من ذالک) آپ ابتداء اس سے ملال میں بھی آجایا کرتے تھے تاہم اللہ نے تسلی دی اور فرمایا!

قدنعلم انه لبحزنک الذی یقولون فانہم لا یکذبونک  
ولکن الظالمین بایت اللہ یجمعون ○ (انعام آیت ۳۳)

کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کو وہ بات غم میں ڈالتی ہے جو وہ کہتے ہیں لیکن وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل حدیث پاک میں معمولی غور کرنے سے آپ سمجھ جائیں گے

کہ انہیں کس سبب سے صابی کہا جاتا تھا۔

حضرت حارث بن حارث فرماتے ہیں کہ ہم نے منیٰ میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک جگہ جمع ہیں تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں اس نے جواب دیا کہ وہ ایک صابی پر جمع ہیں ہم نے آگے بڑھ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ انکو توحید اور ایمان کی دعوت دے رہے تھے اور سارے لوگ آپ کی دعوت کو مسترد کر رہے تھے اور آپ کو کونے دے رہے تھے تاریخ بخاری وقال ابو زرعة الدمشقي هذا صحيح خط كشيده الفاظ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ!

دعوت توحید ہی ایسا جرم ہے جس پر فوراً صابیت یا وہابیت کا فتویٰ لگ جاتا ہے۔

”وما توفيقي الا بالله“

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

## حجة الاسلام قدوة السالکین امام ابن قیم الجوزی کی صاف صاف اور کھری کھری باتیں

کم ذا التلاعب منکم بالذین والایمان ۝ تل تلاعب الصبیان  
دین اور ایمان کے ساتھ، تمہارا کھیل تماشا کس قدر بچوں کے کھیل کی طرح ہے  
خسفت قلوبکم کما خسفت عقولکم فلا تزکوا علی القرآن  
تمہاری عقلوں کی طرح تمہارے دل بھی مسخ ہو چکے ہیں تم قرآن کے نام پر پاک صاف نہ بنو  
کم ذا تقولون مجمل و مفصل و ظواہر عزلت عن الايقان  
تم کتنی مرتبہ کہہ دیتے ہو کہ یہ آیت یقین فراہم نہیں کرتی کیونکہ یہ مجمل مفصل ہے ظاہر ہے  
حشی اذا رای الرجال انکم فاسمع لما یوحی بلا برہان  
حتی کہ جب انسانوں کی رائے تمہارے پاس آئے تو تم کہتے ہو اس کی رائے کو وحی سمجھو حالانکہ اس  
کی دلیل ہی نہیں۔

### توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے دین اور ایمان کا تمسخر اڑانے والو! تم نے قرآن  
اور ایمان کو بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے افسوس کہ تمہاری عقلوں کے ساتھ ساتھ  
تمہارے دل بھی مسخ ہو گئے تم قرآن کے نام پر کہاں تک لوگوں کو دھوکہ دیتے  
رہو گے تمہاری روش یہ ہے کہ تم قرآن پہ بھی نہیں ٹھہرتے بلکہ بلا دھڑک بک  
دیتے ہو کہ یہ آیت یقین فراہم نہیں کرتی کیونکہ یہ مفصل ہے، مجمل ہے ظاہر  
ہے حقیقت نہیں وحی الہی کے ائمن کی احادیث سے تمہیں یقین نہیں ملتا لیکن  
عقل پرست حکماء و فلاسفہ اور فقہاء کی آراء کو بغیر دلیل کے وحی سمجھ لیتے ہو  
تمہاری مثال چمگادڑ جیسی ہے جو روشنی کا سامنا نہیں کر سکتی۔

مثل الخفافیش الّتی ان جاءها ضوءُ النّهار ففی کوی الحیطار

(نور شریعت سے کورے لوگوں کی مثال) چمکاوڑوں کی طرح ہے جو دن کی روشنی دیکھ کر دیواروں کے روزنوں میں گھس جاتی ہے۔)

عمیت عن الشمس المنيرة - لا تطيق هدايته فيهما الى الطيران  
سورج کی تابناک روشنی سے چمکاوڑ اندھی ہو جاتی ہے اور اڑنے کے لئے راستہ نہیں پاتی  
حتی اذا ما لللیل جاء ظلامته حالت بظلمته بكل مكان  
ہاں جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو ہو ہر جگہ اڑتی پھرتی ہے

فسرى الموحد حين يسمع قولهم و يراهم في محنته و هو ان  
جب تو موحد مسلمان کو ان کی بات سنتا اور انہیں تک و دو ہو کر پستی میں دیکھتا پائے گا  
و رحمته لعينه و لاذنه يا محنته العينين و الاذان  
تو اس وقت اس کی آنکھیں اور کان قائل رحم ہوتے ہیں اور آنکھیں کانوں کی یہ سعی قبولیت کے  
لائق ہے۔

### توضیح و مطالب

فرماتے ہیں کہ سورج کی تابناک روشنی میں اکثر امور مکمل کئے جاتے  
ہیں رات کے اندھیرے میں سکون و آرام سے اکثر جاندار تھکاوٹ دور کرتے  
ہیں لیکن چمکاوڑ کا معاملہ مختلف ہے اسے سورج کی روشنی راس نہیں آتی وہ  
سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی سوراخوں میں گھس جاتی ہے یہی حال کور باطن  
مقلدین کا ہے اقوال رجال اور ان کی آراء میں خوب دلچسپی لیتے ہیں اور ہمہ تن  
گوش ہو کر سنتے ہیں لیکن جب حدیث رسول کا تابناک سورج ان کے سامنے آتا  
ہے تو ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں فوراً وہ اپنے فقہاء اور حکماء کی تقلید کی  
دیواروں کے سوراخوں میں گھس جاتے ہیں اس وقت توحید پرست کے کان اور  
آنکھیں قائل دیدنی ہوتی ہیں جب وہ ان سے بحث و تمحیض کر رہا ہو۔

ان قال حقاً كفروه وان يقولو لو اباطلا نسبوه للایمان  
اگر وہ حق بات کے تو اسے کافر قرار دیتے ہیں اگر ان کے بڑے ملاح کیں تو اسے ایمان کی طرف  
منسوب کرتے ہیں۔

حتی اذا ما رده عا به مثل عداوته الشيطان للانسان

جب وہ ان کے اقوال رد کر دے تو اس سے ایسی عداوت رکھتے ہیں جیسی شیطان انسان سے ہے۔  
 قالوا له خالفت احوال الشيوخ ولم يبالو الخلف للفرقان  
 اسے کہتے ہیں تو نے بزرگوں کا قول رد کیا ہے لیکن خود اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم قرآن کی  
 آیات کا رد کر رہے ہیں۔

خالفت احوال الشيوخ فانتم خالفتهم من جاء بالقرآن  
 (وہ مواحد مسلمان جواب دیتا ہے) کہ میں نے بزرگوں کے اقوال کی خلاف ورزی کی ہے جو تم نے  
 وحی الہی کے امین کی خلاف ورزی کی ہے۔

خالفتهم قول الرسول وانما خالفت من جراه قول فلان  
 تم نے رسول اللہ کے ارشاد کی مخالفت کی ہے اور میں نے تو وحی الہی کی امین کی خاطر تمہارے پیشوا کی  
 مخالفت کی ہے۔

يا حذاذاك الخلاف فانه عين الوفاق لطاعته الرحمن  
 سبحان الله یہ کتنا مبارک اختلاف ہے جو اللہ کی اطاعت اور اس کی موافقت پر مبنی ہے۔

## توضیح و مطالب

فرماتے ہیں کہ انہیں شرم نہیں آتی کہ وہ بے چارہ حق بات کہتا ہے  
 جس کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں اسے کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے  
 بڑے بلا دلیل غلط بات کہیں تو اسے عین ایمان کے مطابق کہتے ہیں جب سچا قبیح  
 الرسول ان کا رد کرے تو اس سے اتنی عداوت رکھتے جتنی شیطان کی انسان سے  
 ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ تو نے بزرگوں کے اقوال رد کیے ہیں لیکن کور باطن خود  
 بڑی ڈھٹائی سے حدیث رسول رد کرتے ہیں اور اپنے کیے پر کبھی خدا کا خوف  
 نہیں کرتے وہ جواباً کہتا ہے دیکھو کس نے گناہوں نے جرم کا ارتکاب کیا تم نے یا  
 میں نے تمہارا جرم یہ ہے کہ تم نے بڑی جرات کے ساتھ حکم رسول ٹھکرایا اور  
 میرا جرم یہ ہے کہ میں نے حدیث رسول ملنے کی وجہ سے تمہارے بزرگوں کے  
 غلط اقوال کو رد کیا ہمیں اس اختلاف پر خوشی ہے جو ہم نے خوشنودی رحمن کی  
 خاطر کیا ہے۔ سبحان الله یہ کتنا مبارک اختلاف ہے۔

اوما علمت بان اعداء الرسول عابو عليه الخلف بالبهتان  
کیا تو نہیں جانتا کہ ہمارے دشمنان رسول نے آپ پر خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

لشیوخبہم ولما علیہ قد مضی اسلافہم فی سالف الازمان  
کہ ہمارے بڑوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ان (اعمال عقائد کی) بھی جن پر وہ پرانے وقتوں سے  
کار بند تھے۔

ما العیب الا فی خلاف النص لا را ی الرجال وفکرته الاذہان  
قرآن و سنت کی واضح تصویب کی خلاف ورزی بہت بڑا عیب ہے لوگوں کی آراء اور ذہنی اختراعات نہ  
ماننا کوئی عیب نہیں۔

انتم تعیوننا بهذا و هو من توفیقنا و الفضل للمنان  
تم ہمیں اس بات کا عیب لگاتے ہو حالانکہ یہ چیز ہمیں اللہ کے فضل اور توفیق سے نصیب ہوئی ہے۔  
فلیہکم خلف النصوص وبہننا خلف الشیوخ ایستوی الخلفان  
پس تمہیں اللہ و رسول احکام کی خلاف مبارک ہو اور ہمیں تمہارے بزرگوں کی کیا یہ دونوں اختلاف  
برابر ہیں؟

## توضیح و مطالب

فرماتے ہیں کہ منکرین قرآن و سنت کا یہ پرانا دستور ہے کہ کوئی انہیں  
کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ پیش کرے تو وہ تسلیم کرنے کی بجائے اسے کوسنا  
شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہمارے بزرگوں سے زیادہ عقلمند ہے وہ کوئی  
غلط تھے۔ اور یہی الزام مشرکین نے آنحضرت پر لگایا تھا کہ یہ ہمارے بزرگوں اور  
ان کے عقائد و اعمال کا مخالف ہے۔ افسوس ہے کہ الٹا ہمیں کہتے ہیں کہ اگر ان  
میں بزرگوں کی خلاف ورزی کا عیب نہ ہوتا تو یہ اچھے لوگ ہوتے حالانکہ  
بزرگوں کے اقوال اور ان ذہنی کاوشوں کو نہ ماننا کوئی جرم نہیں۔ ہاں وحی الہی کے  
امین کی مستند احادیث کو نہ ماننا جرم ہے۔ یہ لوگ ہمارے جس عمل (قرآن و  
حدیث سے نکرانے والے اقوال کو رد کرنے) کو ہمارا عیب گردانتے ہیں ہم اس  
کو محض اللہ کا فضل سمجھتے ہیں اے قرآن و سنت کے مقابلے میں بزرگوں کی

ماننے والو تمہیں قرآن و سنت کی خلاف ورزی مبارک ہو اور ہمیں تمہارے بزرگوں کی کیا یہ دونوں خلاف ورزیاں برابر ہیں؟

واللہ ماتسوی عقول جمیع اہل الارض نسا صح ذاتبیان  
اللہ کی قسم روئے زمین کے انسانوں کی عقلیں مل کر بھی (مستند حدیث رسول) اور قرآنی نص کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

حتى نقدمها عليه معرضين  
مولین محر فی القرآن  
(ہمیں کیا پڑی ہے کہ) ہم بڑی کی کج فکری کو قرآن پر مقدم کریں اور قرآن سے اعراض کرنے والے اور تاویل و تحریف کرنے والے بن جائیں۔

واللہ ان النص فیما بینا لأجل من اراء كل انسان  
اللہ کی قسم قرآن و سنت کی نصوص ہمارے لیے نعم البدل ہیں انسانوں کی آراء سے۔

## توضیح و مطالب

فرماتے ہیں کہ کسی بڑے کی کج فکری کو قرآن و سنت کے مقابلے میں پیش کرنا حماقت ہے کیونکہ سورج کے ہوتے ہوئے چراغ جلا کر راستہ تلاش کرنا براسر بیوقوفی ہے۔ جس روئے زمین کے چراغ مل کر بھی سورج کی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس طرح ساری کائنات کے انسانوں کی عقلیں مل کر بھی قرآن و سنت کی صریح نص اور مستند حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اس لیے ہمیں کیا پڑی کہ ہم انسان کے اقوال کو درست ثابت کرنے کے لیے قرآن کی تاویل یا تحریف کریں اور قرآن سے اعراض کرنے والے بن جائیں۔ انسان کے حق میں اس سے بڑھ کر اور کیا بد نصیبی ہو سکتی ہے۔ رب العزت اور اس کے مقدس کی باتوں کو اپنے بیٹوں کے رحم و کرم پر چھوڑے۔ اگر وہ کہیں تو مان لے اگر وہ انکار تو منکر ہو جائیں۔ اہل حدیث پر اللہ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ ہمارے پاس لوگوں کے اقوال کے بدلے قرآن و سنت کے گوہر ہائے گرانمایہ ہیں



# مولانا عبد الجبار سلفی کی چند مطبوعات

امام الانبیاء کا  
طریقہ نماز

قبر پرستی کے فروغ کیلئے شیطان  
کی ہوشربا تدبیریں

ارشادات

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اہل حدیث پر خوفناک بہانات  
کے دندان شکن جوابات  
از قصیدہ نویس

اتباع رسول ﷺ یا تقلید امام ابو حنیفہ  
(چند دلچسپ اور تحقیقی مکالمے)

ناشر

فیض اللہ اکیڈمی

افضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور، فون: ۷۱۲۰۲۰۷